تنظیم اسلامی کا ترجمان

ہفت روزہ

37

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا 29واں سال

16 تا 22 ربیع الاوّل 1442ھ/3 تا 9 نومبر 2020ء

مسلمان اُٹھ کھڑے ہوں

ایمان بالرسالت کا اجتماعی تقاضا یہ ہے کہ جس طرح ایک شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق اور اقرار کرتا ہے اور مسلمان کہلاتا ہے، اسی طرح مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کی مملکت دستوری زبان سے خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی تصدیق کا اعلان کرے، آپؐ کو ملک وقوم کے لیے شارع مان لے، آپؐ کی سنت کو اپنے قوانین کا ماخذ بنائے، تنازعات میں حضور ﷺ کی سنت و حدیث کو فیصلہ کن نظیر اور حکم کا درجہ دے۔ جب تک مسلمانوں کا معاشرہ اور مسلمانوں کی مملکت حضور اکرم ﷺ کو اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ اللہ کا رسول نہیں مان لیتی اور اپنے اقرار اور تصدیق کا اعلان نہیں کر دیتی، اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں مسلم مملکت نہیں بن سکتی۔ شخصی طور پر ایمان بالرسالت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اگر دستوری زبان میں ملک اور معاشرے نے نبی کریم ﷺ کو اپنے لیے قائد اور رہنما تسلیم نہیں کیا ہے اور آپؐ کی رسالت کا اقرار و اعلان نہیں کیا ہے، آپؐ کی سنت کو ماخذِ قانون تسلیم نہیں کیا ہے اور اپنے تنازعات میں آپؐ کو حکم نہیں مانا ہے تو اس ملک اور معاشرے کے مسلمان شہری اُٹھ کھڑے ہوں اور اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں کو ایمان بالرسالت کے اجتماعی تقاضوں کو منوانے کے لیے صرف کر دیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ ان کی مملکت دستوری زبان میں کلمہ پڑھ کر مومن و مسلم مملکت نہ بن جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کا شخصی ایمان ہمیشہ خطرے میں رہے گا اور اس ایمان کے جو بہترین نتائج نکل سکتے ہیں وہ ملک اور معاشرے کے اجتماعی نفاق میں بار آور نہیں ہوں گے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے، ملک اور معاشرہ کے اجتماعی نفاق پر قانع اور مطمئن بیٹھے رہتے ہیں تو ان کا ایمان بالرسالت ضعیف و کمزور ہوگا۔

محمود فاروقی

اس شمارے میں

ابن جہل

اندر کا فرعون اور بدلے کا دن

بھارت ایک دہشت گرد ملک

کنیزِ اہرمن و دوں نہاد و مردہ ضمیر

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

''ابلیس کی مجلس شوریٰ'' اور حالاتِ حاضرہ

الھدیٰ (910)
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اللہ تعالیٰ ہی حقیقی بادشاہ ہے

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات:116 تا

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ
يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾

آیت:۱۱۶ ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ﴾ ’’تو بہت بلند و بالا ہے اللہ‘ جو حقیقی بادشاہ ہے۔‘‘

اللہ اس کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے۔ وہ کلی اختیارات کا مالک ہے اور اس کی یہ حیثیت بھی سزا و جزا کے نظام کا تقاضا کرتی ہے۔ دنیا کے بادشاہوں میں کوئی بادشاہ ایسا نہیں جو اپنے غداروں اور باغیوں کو سزا نہ دے اور وفاداروں کو انعام واکرام اور خلعتوں سے نہ نوازے۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ بادشاہِ حقیقی اپنے جاں نثاروں کی قدر افزائی نہ کرے‘ ان کی قربانیوں کا انہیں کوئی صلہ نہ دے اور اپنے نافرمانوں اور باغیوں کو سزا نہ دے؟

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾﴾ ’’اُس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ وہ بہت عزّت والے عرش کا مالک ہے۔‘‘

آیت:۱۱۷ ﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ﴾ ’’اور جو کوئی پکارے اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو‘‘

یعنی اللہ کو بھی معبود مانتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ کسی اور کو بھی پکارتا ہے۔

﴿لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ﴾ ’’جس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔‘‘

﴿اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾﴾ ’’اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے کافر فلاح نہیں پائیں گے۔‘‘

آیت:۱۱۸ ﴿وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾﴾ ’’اور دعا کیجیے کہ پروردگار! تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما‘ اور تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔‘‘

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم‘ ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم OO

فرمان نبویؐ

توکل علی اللہ کا ثمر

عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰہِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا)) (رواہ الترمذی)

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تم اللہ پر بھروسا کرو جیسا کہ بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔‘‘

تشریح: اس حدیث میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ زندگی کے ہر میدان اور ہر موڑ پر محنت و مشقت سے کام لیں مگر بھروسا اللہ تعالیٰ پر کریں تو ان کی کامیابی یقینی ہو جائے گی۔ امن کی حالت ہو یا جنگ کی کیفیت، صحت وسلامتی ہو یا مرض اور بیماری ان کا بھروسا صرف اور صرف خالق کائنات پر ہونا چاہیے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
16 تا 22 ربیع الاوّل 1442ھ جلد 29
3 تا 9 نومبر 2020ء شمارہ 37
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعدؔ طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک .... 600 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

ابن جہل

عمرو بن ہشام احمق تھا نہ بزدل، وہ سردار تھا اور دورِ جہالت میں عزت دار تھا۔ اپنے نظریات اور عقائد سے شدید اور گہرا قلبی و ذہنی تعلق رکھتا تھا۔ میدانِ بدر میں اُس نے جو دعا مانگی تھی وہ ظاہر کرتی ہے کہ اُسے اپنے باطل نظریات پر پختہ یقین تھا۔ مرتے ہوئے بھی اُس نے کسی قسم کی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ قبائلی حمیت کی زیادتی نے اُسے مغرور اور متکبر بنا دیا تھا۔ بہرحال انتہائی منفی شخصیت ہونے کے باوجود کچھ مثبت صفات بھی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رسول ﷺ نے عمر ؓ بن خطاب اور عمرو بن ہشام میں سے ایک مانگا تھا۔ دونوں بہادر تھے، دونوں ہٹ کے پکے تھے۔ حضور ﷺ سے زیادہ کون مردم شناس ہوگا۔ آپؐ جان چکے تھے کہ معاملہ بات سمجھ لینے اور بات کے دل میں اُتر جانے کا ہے پھر یہ جس طرح کا رُخ کریں گے مڑ کر نہ دیکھیں گے۔ اللہ رب العزت نے عمر بن خطاب ؓ کے حق میں فیصلہ دیا لہٰذا وہ عمر ؓ جو اُن کے والد محترم کے بقول صحیح طور پر بکریاں بھی نہ چرا سکتا تھا، وہ ایک درخشندہ ستارہ بن کر آسمان پر ایسا جگمگایا کہ آج کی نام نہاد ترقی یافتہ دُنیا اور اُس کے لیڈر اُس کی روشنی سے راہ ڈھونڈتے اور پاتے ہیں۔ آج بھی دُنیا کے کچھ قوانین عمرلاء کے نام سے لاگو ہیں اور عمرو بن ہشام اپنی سرداری، دانشوری اور اپنی بہادری سمیت ابوجہل ٹھہرا اور نفرت و ذلت کا سمبل بن گیا۔

اصل بات یہ ہے اور یہی اپنی جگہ درست ہے کہ ایک پر اللہ کا فضل ہوا اور رحمت چھائی تو کامیابیاں اُس کا تعاقب کر کے اُس کے پاؤں میں آ پڑیں۔ دوسرے پر اللہ کی لعنت پڑی اور وہ راندۂ درگاہ ہوا۔ اِسے قسمت کہیں، اِسے اللہ کا فیصلہ کہیں، کچھ کہیں، یہ حقیقت ہے، یہ تاریخ ہے۔ لیکن ہم انسان تو اپنی محدود عقل اور اپروچ سے سبب ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کے سر کی آنکھیں تو دیکھتی ہیں لیکن اُن کے دل اندھے ہوتے ہیں۔ عمرو بن ہشام سینے میں اندھا دل رکھتا تھا لہٰذا جس رسالت اور نبوت کا نور جزیرہ نمائے عرب کو ایسے روشن کر رہا تھا کہ سورج و چاند بھی ماند پڑ رہے تھے۔ اُس سے ابوجہل کی آنکھوں کی تاریکی دور نہ ہوئی اور وہ اوندھے منہ جہنم کے گڑھے میں جا گرا۔

محترم قارئین! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہمیں اچانک ابوجہل کیوں یاد آ گیا۔ درحقیقت ہمیں فرانس کے صدر میکغوں نے ابوجہل کی یاد دلائی ہے۔ لیکن جونہی قلم یہاں پہنچا تو ذہن نے مداخلت کی کہ جذباتی ہو کر مثال غلط دی گئی ہے۔ ابوجہل اگرچہ جہنمی ہے، کسی قسم کی رعایت کا مستحق نہیں اور صحیح طور پر اُسے جہالت کا باپ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اُس کی مثال اِس لیے نہیں بنتی تھی کہ وہ بہادر تھا اور اپنے انتہائی باطل نظریات پر سختی سے ڈٹ جاتا تھا جبکہ ملعون فرانسیسی صدر مکغوں ایک بزدل انسان ہے۔ اسلامی ممالک کی طرف سے معاشی مقاطعہ اور بائیکاٹ کی اپیل پر ہی یہ آدمی منت ترلے پر اُتر آیا ہے۔

اے کاش! اسلامی ممالک اگر متحد ہو کر فرانس کا معاشی بائیکاٹ مکمل کریں اور استقامت سے کریں تو یہ دو ٹکے کا آدمی سرِ عام ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو جائے گا۔ لہٰذا فرانسیسی صدر کی مشابہت ابولہب سے زیادہ ہے۔ اُسی طرح لمبا تڑنگا، سرخ و سپید، بدخصلت اور کمینہ، بھیڑیا صفت، انسان نما درندہ لیکن انتہائی بزدل جو اتنی جرأت بھی نہیں رکھتا تھا کہ جیسے کیسے بھی اُس کے نظریات تھے۔ اُن کے دفاع کے لیے میدان میں نکلتا لہٰذا جنگِ بدر میں شامل نہ ہوا اور اپنی جگہ دو کرائے کے بندے لڑنے کو بھیج دیے۔ فرانس کا یہ صدر بھی اب یورپین یونین کے پیچھے چھپ رہا ہے۔ اندازہ کریں پستیوں کا یہ مکین کس ہستی کی توہین کرنے والے کی سرپرستی کر رہا ہے۔ وہ پاک اور مقدس ہستی جس نے آدمیت کو حقیقی معنوں میں شرفِ انسانیت بخشا۔ جس نے عورت کے پیروں تلے جنت کی بشارت دی۔ یہ وہ وقت تھا جب یورپ عورت کی نسبت شیطان سے جوڑتا تھا اور اُسے گندگی کا مجموعہ کہتا تھا۔ لیکن شریعت محمدی ﷺ میں عورت کو باپ اور خاوند دونوں کی وراثت میں حصہ دیا گیا، جس نے مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دینے کا رواج ڈالا، جس نے جان کے دشمن کو معاف کرنے کی روایت ڈالی، جس نے ایک غلام زادے کو ایک فوج کی سربراہی دے دی، جس نے ہمسائے کی رضا اور خوشی میں جنت کی نوید سنائی، بچوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت و احترام جس کا ہمیشہ وطیرہ رہا۔ جس نے بات بات پر لڑنے اور قتل و غارت گری کرنے والوں کو بھائی بھائی بنا دیا، جس نے اولاد کو والدین کے حقوق بتائے اور اُن کا احترام سکھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاہی ختم ہو جائے اور قلم ٹوٹ جائیں لیکن آپ ﷺ کے اوصاف کا بیان ختم نہ ہوگا۔ فرانس کے صدر نے اس عظیم ہستی کی توہین کرنے والے کو فرانس کا اعلیٰ ترین سول ایوارڈ دیا۔ کچھ تو شرم ہو، کچھ تو حیا ہو۔ دیکھنے کو تم انسان دکھائی دیتے ہو، لیکن کردار اتنا گھناؤنا، زبان اتنی غلیظ اور رویہ اتنا غیر انسانی کہ انسانیت شرما جائے۔ حقیقت میں تو تم اِس قابل تھے کہ زمین کے پیٹ کے مکین بنتے اور ہم کہتے خس کم جہاں پاک۔

اب آئیے! کچھ اپنا پوسٹ مارٹم کریں۔ 57 مسلم ممالک نے (کیونکہ امتِ مسلمہ کہنا غلط ہوگا) ابھی فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ کی جھلک ہی دکھائی ہے تو ملعون مکھوں کو دن کے وقت تارے نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ بات بھی غلط ثابت ہوئی کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے اگر پہلا قدم یہی اُٹھایا جائے کہ معاشی مقاطعہ ہو اور استقامت سے ہو تو یہ مادہ پرست گھٹنوں کے بل گر جائیں گے، لیکن یہ نا کافی ہے۔ پھر یہ کہ اِس حوالے سے یورپین یونین کی جوابی کارروائی مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اگرچہ ہمارا مؤقف یہ ہے کہ پھر بھی معاشی مقاطعہ ہونا چاہیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ ہماری کمزوری اور مغلوبیت کی وجہ بے زری نہیں ہے بلکہ ضعف ایمانی اور دین سے دوری ہے۔ ہم الحاد، سیکولرازم اور مادہ پستی کو سیکولر اور مادہ پرست ہو کر شکست نہیں دے سکتے۔ سمجھنا چاہیے کہ رسول ہاشمی ﷺ کی امت کا DNA یکسر مختلف ہے۔ یہ خاص ہے عام نہیں ہے۔ ہمارا مقام کفار سے 180 درجہ ڈگری مخالف سمت پر ہے۔ وہ دنیا اور متاعِ دنیا پر مر مٹتے ہیں، ہم دنیا کو دار الامتحان سمجھتے ہیں۔ ہمارا تعلق دنیا سے اتنا ہی ہونا چاہیے جتنا مسافر کا سرائے سے ہوتا ہے۔ ہم دنیا کو آخرت میں کامیاب و سرخرو ہونے کے لیے زینہ سمجھتے ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑا سوال امت مسلمہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے وہ یہ کہ کیا غالب امت مسلمہ اور مغلوب امتِ مسلمہ کا آخرت میں کامیاب و سرخرو ہونے کے طریقے اور ذرائع ایک جیسے ہوں گی۔ ہماری رائے میں بہت فرق ہوگا مسلمان اگر غالب ہیں تو اُنھیں ارکانِ اربعہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ذکر و اذکار اور نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا ہے اور اگر مسلمان مغلوب ہیں تو پھر اصل فرض غلبہ اور دین متین کا نفاذ ہے۔ اِس صورت میں ذکر و اذکار اور نوافل کی ادائیگی سے اُنھیں اس فرض کی ادائیگی کے لیے تقویت حاصل ہوگی یا ایں صورت اذکار اور نوافل کی ویسی حیثیت ہوگی جیسی پہلوان کے لیے ورزش اور اچھی خوراک کی ہوتی ہے۔ لیکن اصلاً اُسے اکھاڑے میں اُتر کر دشمن پر غلبہ حاصل کرنا ہوگا۔ لہٰذا ضرورت اِس امر کی ہے کہ نجی سطح پر بھی ہم حقیقی مسلمان ہوں، اور اجتماعی اور ریاستی سطح پر بھی مسلمان ہوں تب ہم اس قابل ہوں گے کہ جس مبارک اور مقدس ہستی کو ہم نعت کے ذریعے ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں، کوئی اُس کی توہین کی کوشش کرے تو اُس کی زبان کھینچ لیں اور اُس کا منہ توڑ دیں وگرنہ وہ معاذ اللہ توہین کرتے رہیں گے اور ہم مذمت کرتے رہیں گے بلکہ ماتم کرتے رہیں گے۔ لیکن وہ ہمارے سر پیٹنے کا رتی بھر اثر قبول نہیں کریں گے بلکہ محظوظ ہوتے رہیں گے۔ مسلمان حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ کمزور اور ڈگمگاتی ہوئی خلافت عثمانیہ کے خلیفہ سلطان عبدالحمید کی ایک للکار برطانیہ میں گستاخانہ سٹیج شو روک سکتی ہے تو ایک مضبوط اسلامی حکومت کے سامنے کیا کفار ٹھہر سکیں گے؟

اندر کا فرعون اور بدلے کا دن

(سورہ طور کی ابتدائی 16 آیات کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 9 اکتوبر 2020ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن حکیم کے سلسلہ وار مطالعہ میں آج ہم سورۃ الطور کا مطالعہ شروع کریں گے۔ یہ مکی سورت ہے۔ توحید کے دلائل ،رسالت کا بیان ، انبیاء و رسل کے واقعات ،فکر آخرت ،جہنم کے عذابوں کی کیفیات ، جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان مکی سورتوں کے مستقل موضوعات ہیں۔ انہی میں سے ایک سورۃ الطور ہے جس کا انداز سورۃ الذاریات کی طرح ہی ہے ۔ دونوں سورتوں میں اللہ نے نتائج کا بیان فرمایا۔ یعنی اللہ کے نیک بندوں کا حسین انجام ،اور برے لوگوں کا بُرا انجام۔ سورۃ الذاریات میں اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے واقعات کو مختصراً بیان فرمایا جبکہ سورہ الطور میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے دلائل کو بہت عمدگی سے بیان فرمایا ہے۔

﴿وَالطُّوۡرِ ۙ﴿۱﴾﴾ ’’قسم ہے طور کی۔‘‘

اس سے اکثر مفسرین نے کوہ طور مراد لیا ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ اسی لیے وہ کلیم اللہ بھی قرار پائے کہ جن سے رب کائنات نے کلام فرمایا۔ اسی کوہ طور پر ایک مشہور واقعہ پیش آیا تھا۔ سورۃ الاعراف میں اس کا تذکرہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلیات میں سے ایک تجلی کا ظہور فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہ طور ریزہ ریزہ ہوگیا ۔ یہیں بلا کر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو تورات عطا فرمائی ۔ چونکہ اس سورت کا مرکزی موضوع فکر آخرت ہے لہٰذا مفسرین نے ایک نکتہ یہ بیان فرمایا کہ جب تورات عطا ہوئی تو بنی اسرائیل نے کچھ پس وپیش کیا اور ماننے سے فرار کی روش اختیار کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو ان کے اوپر معلق کر دیا اور ایک سخت ڈراوے کی کیفیت ان کے اندر پیدا کی اور فرمایا:

﴿خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ﴾ ’’پکڑو اس کو مضبوطی کے ساتھ جو ہم نے تم کو دیا ہے۔‘‘ (البقرۃ:63)

کوہ طور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لیے بعض مفسرین نے بیان فرمایا کہ کوہ طور کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ جزا سزا کی طرف توجہ دلا رہا ہے ۔ البتہ قرآن میں کئی مرتبہ ایسے بعض مقامات آتے ہیں جہاں ایک سے زیادہ آراء کا امکان ہوتا ہے اور کسی مفہوم کو متعین کرنا خاصا دشوار ہوتا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ﴿۲﴾﴾ ’’اور اس کتاب کی قسم جو لکھی ہوئی ہے۔‘‘

اس کتاب سے مراد کیا ہے اگر طور پہاڑ کو ذہن میں رکھیں تو نسبت کس کی طرف جاتی ہے؟ فرمایا:

مرتب: ابوابراهیم

﴿فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ﴿۳﴾﴾ ’’کشادہ ورق میں۔‘‘

اس آیت میں تورات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تورات تختیوں کی صورت میں لکھی ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی۔ البتہ قرآن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک پر نازل کیا، پھر حضور ﷺ کی زبان مبارک سے جاری ہوا اور لوگوں نے حفظ اور تحریر کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ کتابی شکل میں جمع ہوا ہے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک متفقہ رسم الخط پر اُمت کا اتفاق ہوا۔ آگے فرمایا:

﴿وَّ الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ﴿۴﴾﴾ ’’اور قسم ہے آباد گھر کی۔‘‘

اس سے ایک مراد اللہ تعالیٰ کا گھر یعنی خانہ کعبہ لیا گیا، ایک مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی نسبت سے بیت المقدس کو لیا گیا اور ایک معروف مراد یہ لی گئی کہ ساتویں آسمان پر بیت معمور ہے جہاں ایک روایت کے مطابق ستر ہزار فرشتے روزانہ اس کا طواف کرتے ہیں اور جو ایک مرتبہ طواف کر لے اس کی باری دوبارہ نہیں آتی۔ اگر خانہ کعبہ مراد لی جائے وہاں اللہ کے بندے اللہ کو راضی کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ اگر بیت المقدس بھی مراد لی جائے تو وہاں بھی لوگ اللہ کی بندگی کے لیے آتے ہیں اور مقصود ہے اللہ کو راضی کرنا، آخرت پیش نظر ہے تبھی تو اللہ کی بندگی کے لیے محنت کر رہے ہیں اور اگر آسمان پر بیت معمور مراد لیں تو اس میں بھی بڑا قیمتی نکتہ ہے۔ فرشتے اللہ کی وہ مخلوق ہیں جو خطاؤں سے پاک ہیں۔ وہ گناہ نہیں کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶﴾﴾ ’’اللہ ان کو جو حکم دے گا وہ فرشتے اس کی نافرمانی نہیں کریں گے‘ اور وہ وہی کریں گے جس کا انہیں حکم دیا جائے گا۔‘‘ (التحریم:6)

تو وہ اللہ کی نورانی مخلوق، پاکیزہ مخلوق ہیں وہ نیکیوں میں اور آگے بڑھتے ہیں۔ وہ بھی اللہ کے گھر کا طواف کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو تو اللہ نے پیدا ہی اپنی بندگی کے لیے کیا تو ہمیں کس قدر خیر اور نیکی کے کاموں میں آگے بڑھ کر محنت کرنی چاہیے؟ ان قسموں پر غور کریں تو اس سورت میں فکر آخرت کو موضوع بنا کر اعمال کے حوالے سے توجہ دلانے، خیر اور نیکی میں آگے بڑھنے، شر اور بدی سے بچنے جیسے امور پر توجہ دلائی گئی۔ آگے فرمایا:

﴿وَ السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ﴿۵﴾﴾ ’’اور قسم ہے اونچی چھت کی۔‘‘

اس سے کئی مفسرین نے آسمان کو مراد لیا ہے۔ ایک طرف تو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بہت بڑا شاہکار ہے۔ یہیں سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے رزق کا سامان بھی کرتا ہے اور یہیں

سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تنفیذ ہوتی ہے اور نفاذ کے لیے احکامات فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ یہی آسمان ہے جہاں سے اللہ کی رحمتیں بھی برستی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ ”اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر کھول دیتے آسمانوں اور زمین کی برکتیں۔“ (الاعراف:96)

اس آسمان سے برکتوں اور رحمتوں کا نزول بھی ہوتا ہے۔ اس آسمان کے بارے میں ہم نے سورۃ الذاریات میں پڑھا:

﴿وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾﴾ ”اور آسمان کو ہم نے بنایا اپنے ہاتھوں سے اور ہم (اس کو) توسیع دینے والے ہیں۔“ (الذاریات)

یہاں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی وسعتوں اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظاروں کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہی آسمان ہے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے کبھی کبھی مجرمین کے لیے عذاب بھی نازل فرمائے۔ یہ پہلو بھی فکرِ آخرت اور جزا و سزا کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ اللہ کا اتنا پیارا، جامع اور مربوط کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ جو قسمیں بیان فرما رہا ہے اور اس کے بعد جو بات بیان کی جا رہی ہے ان میں بھی بڑا گہرا ربط ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾﴾ ”اور قسم ہے اُبلتے ہوئے سمندر کی۔“

جوش مارتا سمندر بھی قیامت کی طرف ایک اشارہ ہے۔ یہ سمندر آج اللہ کے حکم کے تابع ہیں، آج ہم ان میں کشتیاں اور جہاز چلاتے ہیں، تجارتی روٹس بھی اسی میں ہیں۔ پھر اللہ نے ہمارے لیے سی فوڈز کا اہتمام بھی انہی سمندروں سے کر دیا۔ اسی سے موتی بھی تلاش کر لیے جاتے ہیں اور عین سمندر کے کھارے پانی کے درمیان میں اللہ تعالیٰ تمہیں میٹھا پانی بھی عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ کی یہ قدرتیں ہمارے فائدے کے لیے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا قیامت کا وقت آئے گا تو یہی سمندر بھڑکائے جائیں گے، پھر یہ ابل پڑیں گے اور یہ سارا نظام تہس نہس کر دیا جائے گا۔

ان چھ آیات میں اللہ تعالیٰ نے چھ قسمیں بیان فرمائیں اور اس کے بعد فرمایا:

﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾﴾ ”تیرے رب کا عذاب یقیناً واقع ہو کر رہے گا۔“

اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کی قسم اُٹھا کر کوئی بات بیان فرماتا ہے تو اس میں خاص تاکید ہوتی ہے۔ یہی بات سورۃ الذاریات میں قسمیں کھا کر اللہ نے بیان فرمائی:

﴿اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾﴾

”جو وعدہ تمہیں دیا جا رہا ہے وہ یقیناً سچ ہے۔ اور جزا و سزا ضرور واقع ہو کر رہے گی۔“

اب مجھے اور آپ کو سوچنا ہے کہ ان باتوں پر میرا اور آپ کا ایمان کتنا ہے۔ اللہ کے اس کلام پر، اللہ کے ان بیانات پر میرا اور آپ کا یقین کتنا ہے؟ یہ قسمیں اٹھا کر اللہ تاکید در تاکید یعنی تاکید کی انتہا بیان فرما رہے ہیں کہ بدلے کا دن واقع ہو کر رہے گا۔ دنیا میں لوگ جرم کرتے ہیں لیکن اکثر رشوت، سفارش، جھوٹ، مکر اور فریب کے ذریعے سزا سے بچ جاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہم ہمیشہ بچے رہے گے۔ اب تو کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہم وکیل نہیں کرتے بلکہ سیدھا جج خرید لیتے ہیں۔ یہ ہمارے ہاں چلتا ہے لیکن اللہ کی عدالت میں یہ سب نہیں چلنے والا۔ اللہ نے فرعون کی لاش محفوظ رکھی ہوئی ہے صدیاں ہو گئی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾﴾ ”تو آج ہم تمہارے بدن کو بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے ایک نشانی بنا رہے اور یقیناً بہت سے لوگ ہماری آیات سے غفلت ہی برتتے رہتے ہیں۔“ (یونس:92)

فرعون کا ذکر جا بجا قرآن میں اسی لیے آتا ہے کہ

پریس ریلیز 26 اکتوبر 2020ء

اسلام دشمنی میں مبتلا فرانسیسی صدر ہوش و حواس کھو چکا ہے

شجاع الدین شیخ

اسلام دشمنی میں مبتلا فرانسیسی صدر اپنے ہوش و حواس کھو چکا ہے۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ فرانس کے صدر نے اسلام دشمنی اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی تمام حدود پار کر دی ہیں۔ فرانس کے صدر میکغوں نے گستاخ رسول بدبخت سیمول پیٹی کے جہنم واصل ہونے کے بعد اسے فرانس کا سب سے بڑا سویلین ایوارڈ دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرانس اس دور میں بھی صلیبی ذہنیت کا شکار ہے لہٰذا وہ اسلام دشمنی کا مسلسل مظاہرہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادیٔ اظہار کے نام نہاد علمبردار نے حضور ﷺ کے گستاخانہ خاکے فرانس کی سرکاری عمارتوں پر لہرائے اور ثابت کر دیا کہ اُسے اسلام اور مسلمانوں سے شدید نفرت ہے اور وہ اسلاموفوبیا کا بدترین شکار ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ آزادیٔ رائے کے نام پر پونے دو ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کچلنے والا فرانس کا یہ نام نہاد لیڈر کیا یہ جرأت کر سکتا ہے کہ فرانس میں ہولوکاسٹ پر آزادانہ رائے زنی کی اجازت دے؟ لہٰذا یہ معاملہ آزادیٔ رائے کا نہیں بلکہ مذہبی تعصب کی بدترین مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترکی کے صدر اردگان نے صحیح کہا ہے کہ اس شخص (میکغوں) کو اپنا دماغی علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پورا مغرب اور اس کے آلۂ کار اسلاموفوبیا میں ریڈ لائن کراس کر چکے ہیں جس کا اظہار وقفہ وقفہ سے ہوتا رہتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ جس طرح کی گھٹیا حرکت فرانس کے صدر نے کی ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص کسی بھی ملک کی سربراہی کا ہرگز اہل نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اب اس پر محض احتجاج نہیں بلکہ عملی اقدام کرنے کے لیے کوئی حکمت عملی بنانا ہوگی۔ مثلاً فرانسیسی مصنوعات کا مسلم دنیا میں بائیکاٹ کیا جائے اور تجارتی تعلقات کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔ علاوہ ازیں تمام اسلامی ممالک فرانس سے سفارتی تعلقات بھی ختم کر دیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

بدلے کے دن کو جھٹلانے والے اس سے عبرت حاصل کریں۔ مسئلہ صرف فرعون کا نہیں ایک چھوٹا فرعون ہم میں سے ہر کے اندر موجود ہے جو رب کے حکم کے مقابلے میں اپنی من مانی کرتا ہے۔ شاید اسی لیے کہ فرعون کی طرح ہمارا بھی بدلے کے دن پر یقین کمزور ہے۔ اگر آخرت پر یقین ہو تو سات پردوں میں بھی بندہ نافرمانی کرنے سے ڈرے گا لیکن اگر آخرت کے دن پر، بدلے کے دن پر یقین نہ ہو تو پھر وہی کچھ ہوگا جس کی عکاسی آج ہمارا معاشرہ پیش کر رہا ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا آج ہمارے اعمال یہ ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ ہمارا آخرت پر ایمان ہے؟ ہمارا پورا معاشی نظام سود پر کھڑا ہے حالانکہ اللہ فرما رہا ہے کہ اگر سود نہیں چھوڑتے تو پھر اللہ اور رسول ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اسی طرح حرام کا مال کھانا برائی ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ حرام کے مال سے پلا ہوا جسم جنت میں داخل نہ ہوگا۔ پھر بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ معاف کیجئے گا۔ ہمارا معاشرہ فحاشی، بے حیائی اور سرکشی کا نمونہ بن چکا ہے، ہمارا میڈیا اشتہارات میں سرعام عورت کو بیچتا ہے۔ اس کے باوجود ہمارا دعویٰ ہے محمد مصطفی ﷺ کو ماننے کا جن کا فرمان ہے کہ حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، ایک چلا جائے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے۔ سورۃ النور میں فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ﴾ ''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چرچا ہو اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔'' (آیت:19)

ہمارا حکومتی ادارہ پیمرا منت سماجت کر رہا ہے کہ تم بے حیائی اور فحاشی نہ دکھاؤ حالانکہ پیمرا حکومتی ادارہ ہے، اس کے پاس پورا اختیار ہے کہ وہ فحاشی پھیلانے والے چینلز کو روک سکتا ہے۔ اگر نہیں روکتا اور بے حیائی دکھا کر قوم کے جذبات سے کھیلا جائے اور پھر رویا جائے کہ موٹروے جیسے واقعات، بچیوں سے زیادتی اور قتل کے واقعات ہو رہے ہیں تو قصور کس کا ہے؟ یہ گند حکومت پھیلا رہی ہے لیکن معاف کیجئے گا گھروں میں یہ گند دیکھنے کی اجازت کس نے دی ہے؟ کیا ہمارا اپنے گھروں میں اختیار نہیں چلتا؟ اگر چلتا ہے تو ہماری بیٹیوں کا لباس کیسا ہے؟ کیا یہ لباس حضرت عائشہ، حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہما کا نمونہ پیش کر رہا ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہ صرف حکمرانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ اگر یقین ہو کہ رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، بدلے کا دن واقع ہو کر رہے گا تو ہمارے یہ حالات نہ ہوتے۔ اللہ رحم فرمائے۔

آگے فرمایا:

﴿مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ⑧﴾ ''اسے کوئی روکنے والا نہ ہوگا۔''

تم نے دنیا میں جج خرید لیے، معاف کیجئے گا ججز بیچاروں کو مروا بھی دیتے ہیں لیکن اللہ کی عدالت میں یہ نہیں چلے گا۔ پاکستان سے تو لوگ بھاگ جاتے ہیں کیا اللہ کی عدالت سے کوئی بھاگ سکتا ہے؟

﴿يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ⑨﴾ ''جس روز کہ آسمان بری طرح لرزے گا۔''

یہ آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق میں بھی ہے۔ آخری پارہ تو قیامت کے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔

﴿وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ⑩﴾ ''اور پہاڑ چل رہے ہوں گے جیسے چلا جاتا ہے۔''

آج جن پہاڑوں کو زمین میں جما کر اللہ نے زمین کو بیلنس کیا ہوا ہے انہی پہاڑوں کو اللہ تعالیٰ ریزہ ریزہ کر دے گا، یہ دھنکی ہوئی اون کی طرح اڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔

﴿فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ⑪﴾ ''پس ہلاکت و بربادی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔''

ویل کا ترجمہ تباہی اور بربادی ہے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ویل جہنم کی ایک وادی ہے جس سے خود جہنم دن میں کئی مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اس قدر ہولناک وہاں پر عذاب کی کیفیات ہوں گی۔

﴿الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ⑫﴾ ''وہ لوگ جو خوش گپیوں میں مصروف کھیل رہے ہیں۔''

یعنی انہوں نے دنیا کی زندگی کو ہی اصل زندگی سمجھ لیا ہے۔ موت کا یقین ہی نہیں ہے، آخرت کی فکر ہی نہیں ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ یہی اصل میں وہ جھٹلانے والے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو رد کیا۔ سرے سے آخرت کو بھلا دینے والے، دنیا ہی کے کھیل تماشوں ہی میں لگے رہنے والے غافل لوگ۔

﴿يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ⑬﴾ ''جس دن ان کو دھکے دے دے کر جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا۔''

دنیا کو کھیل تماشا بنا لیا یا کھیل تماشے کو ہی اصل زندگی سمجھ لیا۔ معاف کیجئے گا آج کھیل تماشے کس طرح ہم پر حاوی ہیں۔ بچوں کے کارٹون، مارکیٹنگ کے نام پر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ یہ کارٹون چوری، جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا وغیرہ تمام برائیاں سکھا رہا ہے اور بڑے کو بیوقوف کیسے بنایا جائے وہ بھی سکھا رہا ہے۔ ہم اپنی نسل کو کیا سکھا رہے ہیں؟ پہلے بے حیائی کی کھلی دعوت تو تھی ہی لیکن اب تو ہم جنس پرستی کی دعوت بھی ان گیمز کے اندر آ گئی ہے۔ لیکن ہم کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ مولوی صاحب پندرہ بیس سال پہلے یہ باتیں بیان کرتے تھے تو ہم کہتے تھے یہ مولوی دقیانوس ہے، مولوی کو زمانے کے اصولوں کا نہیں پتا۔ استغفر اللہ۔ لیکن آج مغربی ادارے خود اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم نے بے حیائی پھیلانے کی اجازت دی ہے تو یہ تمام برائیاں اسی کے شاخسانے ہیں۔ خدارا! دیکھ لیں۔ کیا کھیل تماشے کو ہم نے دین نہیں بنا رکھا ہے؟ دین پوری زندگی میں آنے کے لیے تھا لیکن آج ہماری پوری زندگی میں کھیل تماشے آ گئے ہیں۔ اللہ میری اور آپ کی حفاظت فرمائے۔ ہم نے کل اللہ کو جواب دینا ہے۔ ہمیں اپنے بچوں اور گھر والوں کی نگرانی کرنی ہوگی، ان کی تربیت کرنی ہوگی۔ یہ کھیل تماشے، ناچ گانے سکولوں کالجوں میں یہ سب جو کچھ ہو رہا ہے یہ ان لوگوں کا طرز عمل ہے جو آخرت کو نہیں مانتے۔ آگے فرمایا:

﴿هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ⑭﴾ ''(اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

﴿اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ⑮﴾ ''کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟''

دنیا میں تو ہم اپنے کیے کی سزا پانے سے کسی نہ کسی طرح بچ سکتے ہیں لیکن جب وہ دن آئے گا جس کا قسمیں کھا کر وعدہ کیا جا رہا ہے تو اس دن مجرموں سے پوچھا جائے کہ کیا یہی وہ دن نہیں جس کو تم جھٹلا رہے تھے؟

آگے فرمایا:

﴿اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑯﴾ ''اب داخل ہو جاؤ اس میں، تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو، اب تمہارے حق میں برابر ہے۔ تمہیں بدلے میں وہی کچھ تو مل رہا ہے جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے۔''

اب بھگتو اپنے کیے کی سزا کو، چلو اس جہنم کے اندر جس کا تم کو یقین نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے اور ہمارے عقیدے کو بھی درست رکھے، اعمال کو بھی درست رکھے۔ آمین!

❀❀❀

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

22 پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق

اے مشرق کے لوگو! اب کیا کرنا چاہیے؟

62

اے ز کارِ عصرِ حاضر بے خبر
چرب دستیہائے یورپ را نگر

ترجمہ اے مسلمان! تم (فرنگ کی غلامی میں اپنی خودی و نظریات کھوکر) زمانے کے طور طریقے سے بے خبر ہو یورپ کی کاریگری اور چالاکی کو (غور سے) دیکھو

تشریح اے مسلمان! جاگ، غلامی کی آسودہ حالی کی نیند سے بیدار ہو اور آنکھیں کھول کر دیکھ کہ فرنگی (اور امریکی) استعمار نے تیری غفلت اور بے خبری سے فائدہ اٹھا کر تیرے ساتھ کیا چالاکی و فنکاری کر دی ہے۔ کب تک اس غلامی کی نیند کے مزے لیتے رہوگے۔ خود جاگو اور دوسروں کو جگاؤ اور کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرو کہ یورپ کی اقوام نے میٹھی میٹھی باتیں کر کے ہمیں غلامی کے فوائد سکھا دیے ہیں اور نظامِ تعلیم کے زہر آلود نصاب کے ذریعے تمہاری نسلوں کے ذہنوں کو خراب کر دیا ہے اور یہ ساری کارروائی وہ 1753ء کی جنگ پلاسی کے بعد سے بالعموم اور 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد سے بالخصوص' ایسی عیاری و فنکاری سے کر رہا ہے کہ ہمیں غلامی کا احساس ہی نہیں ہونے دے رہا اور افسوس کہ ہم مغربی اقوام کے غلام ہونے پر فخر محسوس کر رہے ہیں۔ بقول اقبال

جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری

63

قالی از ابریشمِ تو ساختند
باز او را پیشِ تو انداختند

ترجمہ مسلمانوں کے ممالک سے ریشم (اور اُون) سے قالین بناتا ہے اور پھر واپس ہمارے سامنے ہی بے حد مہنگے داؤ فروخت کرتا ہے

تشریح (ہماری دشمن) مغربی اقوام ہمارے ہاں کے خام مال (اون اور ابریشم) کو سستے داموں خرید کر اس سے اپنے ہنرمندوں سے قالین بنواتا ہے (حالانکہ منحوس فرنگی استعمار کے آنے سے پہلے مغرب سے عمدہ دستکار جنوبی ایشیا میں یہی چیزیں بنا رہے تھے اور جنوبی ایشیا مسلم عہد میں 'سونے کی چڑیا' (خوشحال) کہلاتا تھا اور دنیا کا 'اناج گھر' مشہور تھا) بعد ازاں چالاکی سے (شراب، نشہ، پاپ کلچر ہالی ووڈ کی فلموں کے ذریعے بے حیائی کا رسیا بنا کر) ہمارے ہی ہاتھ اپنی مصنوعات (دو سو یا تین سو فیصد) مہنگے فروخت کر دیتا ہے اور ہمارا مغرب زدہ طبقہ خوشی خوشی اس طرح خریداری کر کے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے۔ (1)

64

چشمِ تو از ظاہرش افسوں خورد
رنگ و آبِ او ترا از جا برد

ترجمہ اے مسلمان! تیری آنکھ (مشاہدہ) یورپی (دھوکا بازوں کے) ظاہر سے دھوکا کھا رہی ہے اس کے ظاہر (خوبصورت رنگ و چمک) نے تجھے (چکر دے کر) اپنے مقام سے گرا دیا ہے

تشریح اے مسلمان! اٹھو، جاگو! تیری آنکھ (مشاہدہ) اس (خود غرض و مکار و درندہ صفت) مغرب سے دھوکہ کھا گئی ہے اور تم غلطی سے مغرب کو اپنا دوست اور محسن سمجھ بیٹھے ہو حالانکہ آج کی اس مغربی بالادستی کے پیچھے (صیہونیت کے) دنیا بھر کے لوگوں کو اپنی اقتدار کا رسیا بنا کر اپنا غلام بنانا ہے تاکہ غلام قومیں محنت کریں اپنا خون پسینہ ایک کریں اور ان کو ملٹی نیشنلز کے ذریعے دو وقت کی روٹی اور عیاشی کا سامان میسر ہو۔ یہی محنت مزدوری ہمارا مقدر بن گیا ہے۔ اس عالمی صیہونی جال W.W.W. (WORLD WIDE WEB) سے گلوخلاصی حاصل کرو اور اپنے پاکیزہ خداشناسی و خودشناسی کے نظریات کے مطابق زندگی گزارو۔

65

وائے آں دریا کہ موجش کم تپید
گوہرِ خود را ز غوّاصاں خرید!

ترجمہ افسوس ہے اس (آسمانی ہدایت کی حامل اُمتِ مسلمہ کے) دریا (وسائل) پر کہ مغرب اس کا گوہر (TALENTED BRAIN) (مختلف حیلوں بہانوں سے) اپنے ہاں لے جاتا ہے اور ہم (اپنے ہی ہم وطنوں کے ہاتھوں کی بنی ہوئی اشیاء) یورپ سے مہنگے داموں واپس خریدتے ہیں

تشریح افسوس (صد افسوس!) اس اُمتِ مسلمہ پر کہ آسمانی ہدایت کی حامل (قرآن مجید کو ماننے والی) ہو کر بھی اقوامِ مغرب کی چاکری کر رہی ہے اور ان کے جوتے چاٹ رہی ہے۔ سارے مسلمان سیاسی رہنما و سربراہانِ حکومت آج مغرب کے ثنا خوان ہیں اور مغرب کی قیادت میں اسلام کی سربلندی کا تصور کیے بیٹھے ہیں۔ عالم اسلام کی دولت لوٹ کر لے جانے والے ان غاصبوں سے (مسلم علاقوں کے خام مال سے بنی مصنوعات) دوبارہ بے انتہا مہنگے داموں خریدتے ہیں اور خوش و خرم و مطمئن ہیں۔

(1) آج بھی اگر یہ بیداری پیدا ہو کہ ہم مسلمانانِ پاکستان نے امریکی غلامی کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکنا ہے تو مغربی نمک خوار میڈیا اور میڈیا پرست حضرات کی پھیلی ہوئی فوج جس طرح ان (مذہبی و دینی قیادت کے زیر اثر لوگوں کو) آڑے ہاتھوں لے گی اور مغربی درس گاہوں سے نکلا ہوا طبقہ جس طرح ردِّ عمل ظاہر کرے گا۔ اس کا تصور علامہ اقبال ہی کے اس شعر سے سمجھا جاسکتا ہے: ؎ خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمرانی کی ساحری

انڈیا نے پاکستان کو مذاکرات کی دعوت اس لیے دی تاکہ اگر بھارت چین جنگ ہو تو پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے نتیجے میں سیز فائر چل رہا ہو: ایوب بیگ مرزا

امریکہ، اسرائیل اور انڈیا فطری اتحادی ہیں اور اس اتحاد کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو بالخصوص عسکری لحاظ سے کمزور کیا جائے تاکہ پاکستان اسرائیل کے ایجنڈے میں رکاوٹ نہ بن سکے: رضاء الحق

بھارت ایک دہشت گرد ملک کے موضوعات پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: کیا پاکستان بھارت کا دہشت گرد چہرہ دنیا کے سامنے لائے گا؟

ایوب بیگ مرزا: دہشت گردی کی تاریخ نائن الیون کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔ نائن الیون کے بعد ساری دنیا بشمول امریکہ، پاکستان سے رویہ یہ تھا کہ مارتے بھی تھے اور رونے بھی نہیں دیتے تھے۔ یعنی پاکستان پر ظلم بھی کرتے تھے اور پاکستان کو ظالم بھی کہتے تھے۔ نائن الیون کے بعد پاکستان میں جو دہشت گردی ہوئی اس میں ہزاروں کی تعداد میں ہمارے سول اور فوجی شہید ہوئے اور ہمارا اس جنگ میں اربوں ڈالر کا نقصان بھی ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اپنے حکمران اس کی بہت بڑی وجہ تھے جنہوں نے نائن الیون کے بعد امریکہ کو دنیا کا خدا سمجھ لیا کہ اس کے بغیر ہم حرکت نہیں کر سکتے۔ چند سال پہلے تک ہمارا یہی حال رہا۔ جو بھی دہشت گردی کا الزام ہم پر لگاتا تھا ہم مان لیتے تھے۔ دنیا میں کوئی بھی واقعہ ہو جائے تو اس کا الزام پاکستان پر لگا دیا جاتا تھا۔ میڈیا میں تو یہاں تک کہا گیا کہ جس طرح پاکستان نے کلبھوشن یادیو کو پکڑا تھا اسی طرح اگر انڈیا ہمارا کسی آرمی آفیسر کو پکڑ لیتا تو مودی اس کو پنجرے میں بند کرتا اور اس کو جہاز میں سوار کر کے پوری دنیا میں گھماتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ معید یوسف بہت دیر بعد پاکستان سے بولا ہے جس نے انڈیا سمیت دنیا کو بتایا ہے کہ جو دہشت گردی کے الزامات لگا رہے ہیں یہ خود دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ انہوں نے بہت سی مثالیں دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں آرمی پبلک سکول میں دہشت گردی کا جو واقعہ پیش آیا اس کے حوالے سے ہمارے پاس ٹیلی فون کالز محفوظ ہیں جن میں دہشت گردوں کو افغانستان اور انڈیا سے ہدایات حاصل ہو رہی تھیں۔ انہوں نے بالکل درست کہا کہ انڈیا نے کس مقصد کے تحت افغانستان جیسے چھوٹے اور پسماندہ ملک میں اتنے زیادہ قونصل خانے کھولے ہیں۔ سوائے اس کہ وہ پاکستان میں دہشت گردی کرواتے تھے اور ساتھ شور مچا دیتے تھے

مرتب: محمد رفیق چودھری

کہ دہشت گردی پاکستان سے ہو رہی ہے۔ جیسے ممبئی حملے ہوئے تو فوری طور پر انڈیا نے پاکستان پر الزامات لگانے شروع کر دیے جبکہ پاکستان میں کتنے حملے ہوئے لیکن ہم نے انڈیا پر الزامات نہیں لگائے۔ تو یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہمارے کسی شخص نے انڈیا کو بتایا ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ یہ کچھ کیا۔

سوال: پاکستان نے اتنے واضح ثبوتوں کے ہوتے ہوئے انڈیا کو ایکسپوز کیوں نہیں کیا؟

ایوب بیگ مرزا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہم ذہنی طور پر امریکہ کے غلام تھے اور وہ ہمیں بڑی بری طرح ڈکٹیٹ کر رہا تھا اور ہم سے یہ تسلیم کروا رہا تھا کہ تم مانو کہ بھارت تمہارا ان داتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم کافی حد تک امریکہ کے شکنجے سے نکل آئے ہیں لیکن اب ہمیں احتیاط کرنی چاہیے کہ ہم امریکہ کی گود سے نکل کر کسی اور کی گود میں نہ بیٹھ جائیں۔ کراچی میں چین کے قونصل خانے پر حملہ ہوا تو اس کی ہدایات بھی انڈیا سے دی جا رہی تھیں۔ اسی طرح گوادر کے پی سی ہوٹل پر حملہ ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک ہی گاڑی پہلے مسجد پر حملہ کرتی تھی اور پھر جا کر امام بارگاہ پر حملہ کرتی تھی۔ ظاہر ہے یہ سب کچھ انڈیا اور افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کروا رہی تھی۔ انڈیا ان دہشت گردوں کو اربوں ڈالر دے رہا تھا اور ان کے پیچھے ان کا مائی باپ امریکہ تھا۔ اس وقت امریکہ کا غیظ و غضب جتنا پاکستان پر ہے اتنا کسی اور ملک پر نہیں ہے۔ امریکہ صاف کہتا ہے کہ ہمیں جو افغانستان میں شکست ہوئی ہے اس کا اصل ذمہ دار پاکستان ہے۔ افغانستان میں شکست کے بعد وہ غصے سے تلملا رہا ہے کہ کسی طرح پاکستان کو نقصان پہنچایا جائے لیکن چونکہ پاکستان ایٹمی طاقت ہے اور ہماری ایک طاقتور فوج ہے جس سے براہ راست اتنی آسان نہیں اس لیے وہ پاکستان میں دہشت گردی بھی کروا رہے تھے اور پاکستان کو دہشت گرد بھی کہتے تھے۔ معید یوسف نے اسی چیز کو بیان کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کو چاہیے کہ اس معاملے میں دنیا کو بتائیں کہ بھارت کتنا بڑا دہشت گرد ہے اور سارے ثبوتوں کو عالمی فورمز پر لانا چاہیے۔

سوال: کیا بھارت دہشت گردوں کی نئی پناہ گاہ بن چکا ہے؟

رضاء الحق: امریکہ کے فارن پالیسی میگزین میں 8 اکتوبر کو ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ اس آرٹیکل کے بارے میں میڈیا اور مبصرین نے پہلی رائے یہ قائم کی اس میں انڈیا کو دہشت گرد ملک ڈکلیئر کیا گیا ہے۔ لیکن اگر ہم اس مضمون کو غور سے پڑھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ نہ تو بھارت کے خلاف لکھا گیا ہے اور نہ اس میں مودی

رجیم اور انتہا پسند ہندوؤں کی تنظیموں کا ذکر موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مضمون پر انڈیا نے بہت زیادہ واویلا نہیں مچایا کیونکہ اس مضمون کے ذریعے انڈیا کو اندر خانے سپورٹ کیا گیا۔ اصل میں اس مضمون میں یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ بھارتی حکومت کی طرف سے ان پر جو مظالم ہو رہے ہیں اس کے ردعمل میں مسلمان دہشت گردی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی اس مضمون کا لب لباب ہے۔ البتہ مضمون کے آغاز میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ انڈیا اور دنیا کے بعض دیگر ممالک میں انتہا پسند حکومتیں بننا شروع ہوگئی ہیں جس کی وجہ سے وہاں عوام کا ایک حصہ مسائل کا شکار ہو رہا ہے اور اُسی وجہ سے لوگ دہشت گرد بننا شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے بلکہ حقیقی دہشت گرد داعش ہے۔ داعش ایک ایسا ٹول ہے جس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں جس نے کارروائی کرنی ہوتی ہے وہاں داعش کا نام استعمال کیا جاتا ہے اور اس نام کی بنیاد پر وہ مسلمانوں پر حملے شروع کر دیتے ہیں۔ شام میں انہوں نے داعش بنائی اور پھر اسی کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو ٹارگٹ کیا گیا۔ بعد میں ٹرمپ اور دوسرے لوگوں نے باقاعدہ کہا کہ داعش کو امریکہ نے بنایا۔ بلکہ ٹرمپ نے یہاں تک کہا تھا کہ ہیلری کلنٹن داعش کی بانی ہیں۔ جب داعش کو قائم کیا گیا تو پوری دنیا سے جذباتی مسلمان خلافت کو قائم کرنے کے جذبے کے ساتھ اس میں شامل ہوئے اور جب وہ اکٹھے ہوگئے تو ان کو نیست و نابود کرنا شروع کر دیا۔ امریکہ نے داعش کو مسلمانون کے خلاف اپنے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ شام اور عراق کو تباہ کیا گیا اور افغانستان میں بھی داعش کو استعمال کیا گیا۔ ایسی ویڈیوز بھی سامنے آئیں کہ افغانستان میں داعش کو امریکی ہیلی کاپٹرز کے ذریعے اُتارا گیا اور پھر انہوں نے سویلین آبادی کو نشانہ بنایا۔ اس امریکی جریدے میں بھی داعش کا ذکر ہے اور اس کو انہوں نے القاعدہ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس مضمون میں سنٹرل ایشیا اور بھارت کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ وہاں جو علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں وہاں داعش کا نیا چہرہ سامنے آرہا ہے۔ اس وقت دنیا میں ہائبرڈ وار فیئر چل رہی ہے اور دجالیت اپنے عروج پر ہے۔ بظاہر ہمیں نظر آرہا ہے کہ اس مضمون میں انڈیا کو دہشت گرد دکھایا گیا ہے لیکن حقیقت میں انہوں نے بھارتی مسلمانوں کو ٹارگٹ کیا ہے کہ وہ وہاں داعش جیسی تنظیموں میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس مضمون میں مشہور مسلمان سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دہشت گردی اور مکتبہ دیوبند کو جہاد ازم کے ساتھ جوڑا گیا۔ مضمون کا مقصد بھارتی مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرنا ہے تاکہ ان کو مزید ٹارگٹ کیا جا سکے۔ وہاں بھارتی ادارے پہلے مسلمانوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ دوسرا مقصد آسام اور کشمیر میں علیحدگی کی تحریکوں کو کچلنے کا جواز حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ داعش کا نام لے کر وہ پوری دنیا کی سپورٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی کہ مسلم سکالرز کو مستقبل میں ٹارگٹ کیا جا سکے۔ انڈیا کے حوالے سے 2016ء میں Al-Qaeda in the subcontinent کے نام سے ایک رپورٹ آئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ آسام القاعدہ کا ہیڈ کوارٹر بن چکا ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہاں کے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ ٹارگٹ کرنے کے لیے عالمی حمایت حاصل کی جا سکے۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی ہوا کہ عالمی تنظیموں بالخصوص ہیومن رائٹس واچ، فسنگ، ایمنسٹی انٹرنیشنل وغیرہ کی رپورٹس میں انڈیا کو بھی بے نقاب کیا گیا اور کہا گیا کہ انڈیا میں RSS مسلمانوں اور اقلیتوں کے خلاف کام کر رہی ہے اور ریاست ان انتہا پسند ہندو تنظیموں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ لیکن ان رپورٹس پر دنیا کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔

سوال: پاکستان میں حالیہ دہشت گرد کارروائیوں کے پس پردہ عوامل کیا ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: یہاں اصل میں امریکہ اس طرح کی کارروائیاں کروا رہا ہے۔ کیونکہ اس خطے میں امریکہ چین کو اپنا حریف سمجھ رہا ہے، اس کو چین کی معاشی اور عسکری ترقی ہضم نہیں ہو رہی ہے لہٰذا وہ بھارت کو دھکیل رہا ہے کہ وہ چین سے لڑے تاکہ چین کا ترقی کا راستہ روکا جائے۔ ظاہر ہے اگر جنگ ہوگی نقصان دونوں کا ہوگا۔ لیکن انڈیا اس وقت کارنر ہوگیا ہے کیونکہ چین ایک بہت بڑی قوت ہے اور انڈیا کسی بھی لحاظ سے چین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دوسری طرف اسے پاکستان کی ازلی و ابدی دشمنی کا بھی پتا ہے۔ لہٰذا وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے چین سے جنگ شروع کر دی تو پاکستان عقب سے مجھ پر حملہ کر دے گا۔ میرے نزدیک اس وقت انڈیا نے دو طریقے اختیار کیے ہیں۔ ایک طرف وہ پاکستان کو مذاکرات کی دعوت دے رہا ہے جس کا مقصد مذاکرات کے ذریعے چین اور پاکستان کو الگ الگ کرنا ہے۔ یعنی اگر بھارت چین جنگ ہو تو پاکستان کے ساتھ انڈیا کا سیز فائر چل رہا ہو۔ لیکن پاکستان نے مذاکرات کے لیے پانچ شرائط رکھی ہیں جو انڈیا کبھی نہیں مان سکتا کیونکہ ان کے ماننے سے انڈیا کے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ اب خبریں آرہی ہیں کہ انڈیا نے تردید کر دی ہے کہ ہم نے مذاکرات کی کوئی دعوت نہیں دی۔ یعنی وہ اب اپنی پوزیشن کو بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسرا منفی طریقہ یہ تھا کہ اگر پاکستان مذاکرات پر نہیں آتا تو جس قدر ممکن ہو سکے دہشت گردی کو بڑھا دو تاکہ پاکستان داخلی طور پر دہشت گردی کی جنگ میں الجھا رہے اور اس کا رخ بارڈر کی طرف نہ آئے۔ اس دہشت گردی کی لہر کے یہ مقاصد ہیں۔

سوال: کیا پاکستان میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی میں اسرائیل ملوث ہے؟

رضاء الحق: اسرائیل کا قیام بنیادی طور پر گریٹر اسرائیل کے لیے تھا۔ اول روز سے ان کے مقاصد واضح تھے۔ ان کے لیڈران اور تھنک ٹینکس نے یہ بات کھل کر کہی کہ مسلمانانِ عرب ہمارے ٹارگٹ ہیں۔ پھر جب اسرائیل قائم ہوگیا تو اس وقت بن گوریان نے صاف بات کی کہ پاکستان ہمارے گریٹر اسرائیل کے ایجنڈے کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس وقت عرب ممالک کی حالت نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کے مصداق ہو چکی ہے: ((وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ)) ’’ایک بلا سے جو نزدیک آ گئی ہے عرب کی خرابی ہونے والی ہے‘‘۔

آج ہمیں واضح نظر آرہا ہے کہ کس طرح وہ فتنہ عربوں کے سروں پر آ پہنچا ہے اور کس طرح عرب ممالک ایک ایک کر کے اسرائیل کے سامنے بچھتے چلے جا رہے ہیں۔ لہٰذا اسرائیل کو عرب کے محاذ سے اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔ البتہ پاکستان کو اسرائیل اب بھی اپنے لیے خطرہ سمجھتا ہے کیونکہ صیہونی لوگ چاہے یہودی ہوں یا عیسائی وہ اپنے پیشین گوئیوں کی رو سے اپنے ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ وہ قرآن پاک اور ہماری احادیث کا بھی باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ لہٰذا انہیں معلوم ہے کہ ہمارا زوال اس وقت شروع ہوگا جب خراسان (افغانستان اور پاکستان)

سے افواج امام مہدیؑ کی مدد کے لیے آئیں گی۔اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ ایشیا کے اس علاقے کو کسی نہ کسی طرح کمزور سے کمزور کرتے چلے جائیں۔فارن پالیسی میگزین بھی انہی علاقوں کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر اسرائیل کی نظر شروع سے ہے۔اس نے انڈیا کے ساتھ مل کر پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو ختم کرنے کی کئی بار کوشش کی اور وہ اب بھی کر رہا ہے۔اس وقت بھی اسرائیل انڈیا کو عسکری لحاظ سے ٹیکنالوجی کے لحاظ اور انسر جنسیز کے حوالے سے مکمل سپورٹ کر رہا ہے اور اس کو ٹریننگ دے رہا ہے۔کیونکہ امریکہ، اسرائیل اور انڈیا فطری اتحادی ہیں اور اس اتحاد کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو بالخصوص عسکری لحاظ سے کمزور سے کمزور کیا جائے تاکہ پاکستان اسرائیل کے ایجنڈے میں رکاوٹ نہ بن سکے۔

سوال: کیا پاکستان، بھارت چین باقاعدہ جنگ سے لاتعلق رہ سکتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: بقول ہنری کسنجر امریکہ جتنا بڑا دشمن اپنے دوست کا ہوتا ہے اتنا کسی دشمن کا نہیں ہوتا۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ اگر اس وقت چین کا راستہ نہ روکا گیا، اگر چین سی پیک اور بی آر آئی منصوبوں میں کامیاب ہوگیا تو پھر امریکہ سپر پاور نہیں رہے گا۔لہٰذا یہ امریکہ کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ہنری کسنجر کے قول کو سامنے رکھیں تو اب امریکہ اپنے دوست بھارت کو آگ میں جھونک رہا ہے۔زمینی حقائق کو سامنے رکھیں تو چین انڈیا سے بہت بڑی طاقت ہے اور دوسری طرف انڈیا کا ازلی اور ابدی دشمن پاکستان چین کے ساتھ ہے۔یہ حقائق بھارت کے لیے بہت بڑی مصیبت بنے ہوئے ہیں۔اگر یہ جنگ ہوگئی تو پاکستان یقیناً لاتعلق رہ نہیں سکے گا، اس کو اس جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔چین نے امریکہ کو ایک دفعہ کہا تھا کہ امریکیو! میرا اسرائیل پاکستان ہے اور اس کا چین نے عملی ثبوت بھی دیا ہے کہ کچھ ماہ قبل انڈیا گلگت بلتستان پر حملہ کرنے والا تھا اور پاکستان اور انڈیا کی فوجیں آمنے سامنے آگئی تھیں لیکن اس وقت چین نے پاکستان کو جنگ سے پیچھے ہٹا کر خود لداخ میں آگے بڑھ کر بھارت کا راستہ روک دیا۔جس کی وجہ سے انڈیا پاکستان پر حملہ نہ کر سکا۔اسرائیل بھی تو یہی کرتا ہے کہ امریکہ کی مدد سے اپنے منصوبے گریٹر اسرائیل کے لیے اس نے افغانستان، عراق اور شام کے علاقوں پر حملے کیے۔اسی طرح اگر بھارت چین جنگ ہوتی ہے تو بھارت زیادہ دیر مزاحمت نہیں کر سکے گا۔اگرچہ انڈیا اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے لیکن امریکہ اس کو دھکا دے رہا ہے۔یہ کشمکش ابھی جاری ہے۔لیکن اگر یہ جنگ ہوئی تو پاکستان اس جنگ سے الگ نہیں رہے گا۔

سوال: کیا پاکستان دشمنانِ اسلام و پاکستان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہے؟

رضاء الحق: اقبال نے کہا تھا ؎

دنیا کو ہے پھر معرکۂ رُوح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو اُبھارا
اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
اِبلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

اس وقت واقعی معرکہ روح و بدن درپیش ہے۔اسلام دشمن قوتیں اسلام پر کاری وار کرنے کے لیے تیار بیٹھی ہیں۔آغاز تو انہوں نے کر دیا ہوا ہے۔اس وقت مسلمانانِ عالم اور مسلمانانِ پاکستان کے لیے پہلا کام یہ ہے کہ باہم اتحاد قائم کریں۔کیونکہ جب تک مسلمان ایک پیج پر اکٹھے نہیں ہوتے اور ان میں اتحاد نہیں ہوتا اس وقت تک وہ دشمن کی شرانگیزیوں سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے اور نہ دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔اس وقت پاکستان کے پاس عسکری لحاظ سے طاقت موجود ہے لیکن ہماری سیاسی و معاشی پوزیشن بہت کمزور ہے۔آج تک ہماری حکومتیں نااہل لوگوں پر ہی مشتمل رہی ہیں جن سے ہمیشہ غلطیاں ہی ہوئی ہیں۔پھر ہم پاکستان کی وجہ جواز کو بھلا بیٹھے ہیں۔پاکستان ایک نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا تھا کہ ہم یہاں اسلام کو بحیثیت دین نافذ کر سکیں۔اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے جو انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔یعنی اسلام فرد کی اصلاح سے لے کر سیاسی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے غلبہ چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو قائم و نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لیے جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس جدوجہد میں اللہ کی خوشنودی اور آخرت میں کامیابی ہمارا مقصد ہونا چاہیے۔اس کے لیے ہمیں محنت اور جدوجہد کرنی چاہیے باقی نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ہم اگر یہ کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شاملِ حال ہو سکتی ہے اور ہم ایک پیج پر آ کر اور متحد ہو کر دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: اگرچہ ہمیں عسکری لحاظ سے برتری حاصل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس قابل ضرور ہیں کہ مقابلہ کر سکتے ہیں۔لیکن اصل چیز یہ ہے کہ نظریاتی ملک کی اصل قوت نظریہ ہوتی ہے۔کیا پاکستان کے پاس سوویت یونین سے زیادہ ایٹم بم ہیں؟ ہرگز نہیں۔لیکن سوویت یونین شکست وریخت کا شکار ہوگیا کیونکہ وہ اپنے نظریہ سے ہٹ گیا تھا۔اگر پاکستان اپنے نظریے پر واپس آتا ہے اور ہم قرار داد مقاصد کو عملی شکل دیتے ہیں اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست بنا دیتے ہیں تو پھر پاکستان کو اصل قوت حاصل ہوگی۔پھر پاکستان ایک سپریم پاور ہوگا۔اس وقت ہمیں اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے چمٹنا چاہیے۔یہ چیز اگر ہمارے اندر آ جائے تو دنیا ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ان شاء اللہ! ❀❀❀

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے رفیق جناب خالد مظہر کی اہلیہ کا آپریشن ہوا ہے۔

برائے بیمار پرسی: 0300-3538835

☆ حلقہ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر تنظیم کے جناب رقیم اختر کے صاحبزادے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0316-2879151

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، قد 5 فٹ، تعلیم ماسٹر کے لیے دینی مزاج کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0322-4679758

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 21 سال، تعلیم بی اے (جاری) صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0320-4618633

کنیزِ اہرمن و دوں نہاد و مردہ ضمیر

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

2001ء سے مسلم دنیا کے خلاف چھیڑی گئی صلیبی جنگ (بقول سابق امریکی صدر بش کے) اب فرانس میں ڈٹ کر، کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ یورپ بھی پشت پناہی کررہا ہے۔ پورا فرانس اسلام دشمنی اور دریدہ دہنی میں کف آلود ہوا، اس بخار میں پھنک رہا ہے۔ اس کو ہوا دینے میں ایک بڑی کوشش چارلی ایبڈو میگزین نے جب 2015ء میں گستاخانہ خاکے چھاپ کر کی تو مسلم امت نے بھرپور ردعمل دیا۔ تاہم انفرادی سطح پر مسلم نوجوانوں کے ہاتھوں گستاخی کا بدلہ سمیٹ کر بھی انہوں نے سبق سیکھنا نہ چاہا۔ یہ سبق تاریخ میں ازل سے جو پڑھایا گیا کہ انبیاء، اللہ رب کائنات کے چنیدہ پیغامبر ہوتے ہیں۔ قوموں پر عذاب کی سبھی کہانیاں یہودیوں، عیسائیوں کو بھی ہماری ہی طرح پڑھائی گئیں۔ حضرت نوحؑ کو ان کی قوم نے جھٹلایا تھا تو اللہ نے ناقدری اور گستاخی کی سزا طوفان نوح میں پوری قوم غرق کر کے دی (ماسوا اہل ایمان کے) اور فرمایا: یہ تھا بدلہ اس شخص کا جس کا انکار کیا گیا (ناقدری کی)۔ (القمر: 14) یہ پوری سورت اللہ کا قہر قوم در قوم اسی بداخلاقی، بدتہذیبی پر برستے دکھاتی ہے۔ ضمیر زندہ ہو تو لرزا طاری ہوتا ہے اس کے مضمون کی قہر انگیزی پر۔

فرانس من حیث القوم عذاب رسیدہ اقوام کی ڈھٹائی، بے حیائی، بے ضمیری، 21ویں صدی کی نام نہاد ترقی یافتگی کے پیچ دکھا رہا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں نے صدر میکروں کی اس طوفان بدتمیزی کی علانیہ سرپرستی پر شدید غم وغصے کا اظہار کیا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے ایک صدی پہلے مغربی تہذیب کو جو شعری پیرائے میں گالی دی تھی، جسے راقمہ نے کبھی استعمال نہ کیا تھا۔ لیکن اب اعداد وشمار کے نتیجے میں جب وہ خود اپنی نسلوں کا حرام ہونا بہت بڑے پیمانے پر قبول کررہے ہیں۔ (تمام تر اصطلاحوں اور وضاحتوں میں حرام بچے چھپانے کی کوششیں لاحاصل ہونے کے بعد!) 1965ء میں 9.5 فیصد بچے مجہول النسب تھے جو 1998ء تک پہنچتے 40 فیصد ہو گئے۔ اور اب 22 سال بعد صورت حال فرانس کے اخلاق سے ہویدا ہے! تازہ اعداد وشمار کے مطابق فرانس کی آبادی کا 60 فی صد بغیر شادی کے ماں باپ کی "پیداوار" ہے جو دنیا میں حرام کی اولاد کی سب سے زیادہ شرح ہے۔ سو مسلمان یہ دہرانے میں حق بجانب ہیں:

تہذیب نو کے منہ پہ وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں نے میکروں کی کتیائی ہوئی تصویر کا پوسٹر لگا رکھا ہے اس عنوان کے ساتھ کہ: 'بادلوں کو کتوں کے بھونکنے سے تکلیف نہیں پہنچتی'۔ (یہ 'آفتاب پر تھوکا منہ پر آیا' ہی کا پیرایہ ہے (لیبیا میں دو مسلم نوجوان ایک پوسٹر کے ساتھ کھڑے فتح کا نشان بنا رہے ہیں جس میں صدر میکروں کو خنزیر کی تھوتھنی اور کان لگا رکھے ہیں۔ مسلمان مہذب قوم ہے۔ دشنام طرازی پر جبھی اتری ہے جب فرانس نے بدباطنی کی انتہا کردی ہے۔ کویت، قطر، اردن، فلسطین، مصر سبھی شدید حالت رنج وغم میں ہیں۔ متعدد عرب کمپنیوں اور شاپنگ مالز نے فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ معاشی دم پر پاؤں آیا تو میکروں بلبلا اٹھا کہ بائیکاٹ ختم کرو۔ اسرائیل سے چند مسلم ممالک کے معاہدات نے شاید مغربیوں کو غلط فہمی میں مبتلا کردیا تھا۔ آزما کر دیکھنا چاہا تو ہوش ٹھکانے لگ گئے۔

یورپی یونین کے ذمہ دار ترین عہدیداروں نے میکروں کی پیٹھ تھپکی۔ نائب صدر نے مسلمانوں سے کہا: 'برا لگا؟ معذرت! مگر یہی ہمارا یورپی طرز زندگی ہے۔' جواباً عرض ہے: 'پے در پے حملے؟ معذرت! مگر پوری مسلم تاریخ میں یہی ہمارا ردعمل رہا ہے۔ ریجینالڈ تا پریٹی'۔ تاریخ گواہ ہے (ابولہب کی یہ ذریت آگاہ رہے) کہ جب ابولہب کا بیٹا عتبہ براہ راست محمد ﷺ سے گستاخی کا مرتکب ہوا، اور آپ ﷺ نے بددعا کی: اے اللہ! اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کردے تو کس طرح شام کے سفر کے دوران حفاظتی پہرے میں اسے باپ نے سلایا (آپ ﷺ کی بددعا کے خوف سے)۔ آدھی رات کو شیر نے آ کر سب کے منہ سونگھے اور تاک کر عتبہ کو چیر پھاڑ ڈالا۔ سر تن سے جدا کردیا۔ یہ ہدفی قتل تھا۔ شان رسالتؐ میں گستاخی کی آسمانی سزا۔ بعدازاں مدینہ میں نبی ﷺ کے حکم کے تحت کعب بن اشرف اور ابو رافع یہودی سرداروں کے قتل اسی جرم میں، تاریخ میں ثبت ہیں۔ مومن اللہ میاں کی گائے نہیں ہوتا۔ ہمارے مقدسات کی طرف میلی آنکھ سے دیکھو گے تو یہی ہمارا قانون، ہماری تہذیب ہے۔ تم باپ کے نام سے ناواقف، اقدار کیا جانو! جسے فرنچ اقدار کہہ رہے ہو، وہ دریدہ دہنی، متعفن بدتہذیبی کے سوا کیا ہے!

گزشتہ دنوں حقائق کا نیٹ پر جائزہ لیتے ہوئے دو مرتبہ اچانک سارے خاکے اسکرین پر سامنے آ گئے۔ لمحہ گزرنے سے پہلے نظر بچاتے ہوئے فوراً اسکرین صاف کی۔ نادانستگی میں بھی دیکھنے کا حوصلہ نہ تھا۔ اب جب یہ خبر سامنے آئی کہ سرکاری عمارتوں پر سرکاری اہتمام کے تحت ان خاکوں کے بینر لگا دیے گئے تو پورا دن حواس گم رہے۔ وانا حی...... اور میں زندہ ہوں؟ ڈیڑھ ارب مسلمان یہ دن دیکھ رہے ہیں؟ اور ساتھ ہی یہ اعلان کہ اسکولوں میں مرتب کتاب کی شکل میں گستاخانہ خاکے دیے جائیں گے۔ انہیں بدلہ چکانا ہے گستاخ کا سر قلم ہونے کا۔ مگر ہم کیونکر بھول جائیں کہ اسے درندگی قرار دینے والا فرانس وہی تو ہے جو الجزائر کے 24 مسلم حریت پسند ہیروز کے سر کاٹ کر فتح کی یادگار کہہ کر انہیں ہمراہ لایا۔ گتوں کے ڈبوں میں فرنچ میوزیم میں ڈیڑھ سو سال تک کھوپڑیاں نمائش کے لیے رکھی رہیں۔ بے شمار گفت وشنید کے بعد 3 جولائی کو یہ تھکے ماندے مسافر سر گھر لوٹے اور اب جولائی 2020ء میں تدفین ممکن ہوئی!

اپنے نیوکلیائی دھماکوں کے لیے بھی فرانس نے صحارا کی سرزمین (مالی، نائیجر کے طوارق) کا انتخاب کیا۔ تم ایٹمی طاقت بن گئے۔ مسلمانوں کے حصے تابکاری کے نسل در نسل مسموم اثرات، کینسر اور فالج آیا۔ پورے یورپ کی بدباطنی اپنے اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوتی رہی۔ سلمان رشدی کی ہفوات کی ملعونیت کو لٹریچر کے ایوارڈ اور سر کے خطاب برطانیہ نے دیے۔ اسے ہتھیلی کا پھپھولا بنا کر پالا۔ اب یورپ کے سارے ہاتھ ہی پھپھولا زدہ ہو گئے! سنبھالو پالو انہیں اور نتیجے بھگتو! ہمیں نفرت انگیزی (Hate Speech) پر بھاشن دینے والے، اب اپنے ہاں کا سوشل میڈیا، خبطی حملہ آور فرانسیسی عورتوں کو تو دیکھیں، جو راہ چلتی الجزائری خواتین پر پل پڑیں۔ ان کی رواداری، برداشت، ڈائیلاگ کی تربیت کیوں نہ کی؟ آزادیٔ اظہار پر عمل پیرا ہو کر سارے فساد برپا کررہے ہو۔ تو مسلمان اپنے زخمی خونچکاں احساسات کے لیے (فرانسیسی اقدار کی دی گئی) آزادی کا اظہار کیونکر نہ کرے۔

اسرائیلی ہولوکاسٹ کے مسئلے پر آزادیٔ اظہار گنگ کیوں ہوجاتی ہے؟ فرانسیسی وزیر تعلیم نے کہا: 'یہ ریپبلک پر حملہ ہوا ہے۔' مسلم امت پر حملہ کروگے تو جوابی حملہ تو ہوگا۔ جو بوؤگے سو کاٹوگے اصول کے تحت۔ ہمارے مقدسات کونشانے پر دنیا بھر میں جہاں لیا جائے گا، جواب اور ردعمل تو ازبس آ کر رہے گا۔ وہ تمہارا یورپی طرز زندگی ہے، یہ ہمارا مسلم طرز حیات ہے اور تم بخوبی جانتے ہو۔ بار بار تجربہ کیوں کرتے ہو؟ اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں۔

فرانسیسی ٹیچرز یونین کے صدر نے فرمایا: بچوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ گستاخی/توہین سے انہیں شاک (دھچکا) تو لگے گا مگر یہ قانونی ہے۔ تو پھر آپ کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نبیؐ کا رشتہ ایک مسلمان بچے کے کان میں اس وقت پھونکا جاتا ہے جب ابھی وہ دنیا میں وارد ہی ہوا ہوتا ہے۔ اللہ کے بعد برسرزمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ خود اس کی اپنی ذات سے بھی بڑھ کر محبوبیت کا حامل ہے۔ سو اس سب سے بڑی اور حساس محبت پر ہاتھ ڈالو گے تو تمہیں بھی 2 ہزار وولٹ کا جھٹکا تو پڑے گا۔ اور جان سے ہاتھ بھی دھو سکتے ہو۔ مگر یہ (شریعت میں) عین قانونی ہے۔ کیا تم اتنے غبی ہو کہ 2001ء سے آج تک یہ ایک نکتہ تمہارے خانے میں نہ سما سکا؟

الحمدللہ حکومت اور اپوزیشن نے یہاں قومی اسمبلی میں احتجاجی مذمتی قرارداد منظور کرلی۔ شدید غم وغصے کا اظہار نہ صرف فرانس کے گستاخانہ خاکوں اور صدر میکروں کے نفرت آمیز بیانات پر کیا بلکہ ناروے سویڈن کی جانب سے قرآن کریم کی بے حرمتی کا بھی سخت نوٹس لیا۔ حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ فرانس سے اپنا سفیر واپس بلائے۔ او آئی سی ممالک فرنچ مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور یہ بھی کہ 15 مارچ اسلاموفوبیا کے خلاف جنگ کا دن طے کرکے منائیں۔ فرانس میں جو اسلاموفوبیا کی لہر اٹھی ہے۔ حکومت خود مسلمانوں کے گھروں پر چھاپے مار مار کر انہیں ہراساں کررہی ہے۔ اس کا نوٹس بھی سختی سے لیے جانے کی ضرورت ہے۔ روزانہ 20 چھاپے مارنے کا ہدف میکروں حکومت نے طے کیا ہے۔ اب شہری حقوق، بین المذاہب ہم آہنگی اور ڈائیلاگ کے پہاڑے انہیں یاد کیوں نہیں آرہے جو دن رات ہمیں پڑھائے جاتے رہے؟ مگر یہ لادین سیاست کے گندے انڈے بچے ہیں، فہم وفراست کا اس کوچے میں گزر کہاں!

مری نگاہ میں یہ سیاستِ لادین
کنیزِ اہرمن و دوں نہاد و مردہ ضمیر

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(17 تا 23 اکتوبر 2020ء)

ہفتہ (17 اکتوبر 2020ء) کو دارالاسلام مرکز میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر حسبِ پروگرام ملتان روانگی ہوئی۔ بعد نمازِ مغرب حلقہ پنجاب جنوبی کے اجتماع میں رفقاء سے بیعتِ مسنونہ لی۔ سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی اور آخر میں رفقاء سے خطاب کیا۔ یہ پروگرام 09:30 بجے تک جاری رہا۔ رات قرآن اکیڈمی ملتان میں قیام کیا۔

اتوار (18 اکتوبر 2020ء) کی صبح حلقہ بہاولنگر کے اجتماع میں شرکت کے لیے ہارون آباد روانگی ہوئی۔ 10:30 بجے سے نماز ظہر تک حلقہ کا اجتماع جاری رہا۔ اس موقع پر حلقہ کے رفقاء سے بیعت مسنونہ لی۔ سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ بعدازاں رفقاء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد 03:00 بجے اسلام آباد روانگی ہوئی۔

پیر (19 اکتوبر 2020ء) کو اسلام آباد میں نصاب قرآن کے حوالہ سے وفاقی وزارت تعلیم کے زیراہتمام اتحاد تنظیماتِ مدارس کے علماء کے اجلاس میں شرکت کی۔ رات کراچی واپسی ہوئی۔

منگل، بدھ وجمعرات (20، 21 و 22 اکتوبر 2020ء) کو کراچی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔ کچھ ریکارڈنگ کروائی، نائب امیر سے آن لائن تنظیمی امور کے حوالے سے رابطہ رہا۔ دنیا TV کے اینکر انیق احمد صاحب نے علماء کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا تھا، اس میں شرکت کی۔

سید اظہر ریاض (مرحوم) کے گھر اہلیہ کے ہمراہ جانا ہوا۔

جمعہ (23 اکتوبر 2020ء) کو جامع مسجد شادمان، کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ رات لاہور واپسی ہوئی۔

پریس ریلیز 27 اکتوبر 2020ء

مدرسے کے قرآن پڑھتے بچوں کو شہید کرنا بدترین دہشت گردی اور انتہائی ظالمانہ فعل ہے

شجاع الدین شیخ

مدرسے کے قرآن پڑھتے بچوں کو شہید کرنا بدترین دہشت گردی اور انتہائی ظالمانہ فعل ہے۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی **شجاع الدین شیخ** نے پشاور کے ایک مدرسہ میں دہشت گردی کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ اِسلام اور پاکستان کے دشمنوں نے وطنِ عزیز میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ایک بار پھر اضافہ کردیا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ عالمی صورتِ حال خاص طور پر خطے میں کشیدگی کی موجودہ فضا میں ہمارے سیکورٹی اداروں کو ہائی الرٹ رہنے کی ضرورت ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ ایسی خبریں میڈیا میں گشت کر رہی تھیں کہ بھارت چین کے ہاتھوں اپنی دُرگت کا بدلہ پاکستان سے لے گا اور افغانستان کی سرزمین کو پاکستان میں دہشت گردی کے لیے استعمال کرے گا۔ اُنھوں نے کہا کہ دینی مدارس کی خصوصی سیکورٹی کی ضرورت ہے تاکہ دین کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اِن انسان نما درندوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اُنھوں نے کہا کہ حکومت کو اس حوالے سے سخت رویہ اپنانا ہوگا اور ایسی حکمت عملی اپنانا ہوگی جس سے دشمنوں کو ایسی کارروائیوں سے بزور بازو روکا جاسکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

''ابلیس کی مجلسِ شوریٰ'' اور حالاتِ حاضرہ

(6)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

آج سرمایہ دارانہ نظام گلوبل ہو رہا ہے‘ مگر بالآخر یہ بھی ختم ہوگا اور شرعِ پیغمبر پر مبنی نظام پوری دنیا پر قائم و نافذ ہوگا۔ مشہور مفکر فوکو یاما نے اپنی کتاب ''End of History'' میں یہ دعویٰ کیا کہ تاریخِ انسانی میں جو اونچا مقام حاصل ہوسکتا تھا وہ ہم حاصل کر چکے‘ کمیونزم کا خاتمہ ہو گیا‘ لہٰذا اب کوئی نظام ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے جواب میں پاکستانی صحافی عابداللہ جان نے کتاب ''End of Democracy'' لکھی کہ مغرب کا جمہوری نظام بھی بالآخر ختم ہوگا اور پوری دنیا میں اسلامی جمہوریت اور اسلامی سوشلزم پر مبنی کامل اسلامی نظام نافذ ہوگا۔ سوشلزم میں جو خیر تھا وہ اسلام نے پہلے دن انسان کو بنیادی ضرورتیں فراہم کر کے دے دیا۔ اگر مسلمان ملکوں نے اس نظام کو اختیار نہیں کیا تو مجرم ہم مسلمان ہیں۔ اس وقت دنیا میں سکینڈے نیوین ممالک کا سوشلزم چوٹی پر سمجھا جاتا ہے‘ جبکہ اسلام کا تصورِ سوشلزم اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ چوٹی کی جمہوریت بھی اسلام کا اعجاز ہے کہ جس میں ایک بوڑھی عورت خلیفۂ وقت حضرت عمر فاروقؓ کو بھرے مجمع میں ٹوک دیتی ہے کہ تم کون ہوتے ہو عورت کے حق مہر کی شرح مقرر کرنے والے‘ جبکہ یہ شرح اللہ کے نبیﷺ نے مقرر نہیں کی! جواب میں عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ آج ایک بڑھیا نے عمر کو اسلام سکھا دیا۔ پھر اس حریتِ فکر کی مثال آج کہاں مل سکتی ہے کہ مجمعِ عام میں ایک صاحب اٹھ کر حضرت عمرؓ سے کُرتے کا حساب طلب کرتے ہیں‘ اور آپؓ کو پوری وضاحت کرنا پڑتی ہے۔

الحذر آئینِ پیغمبر سے سو بار الحذر
حافظِ ناموسِ زن‘ مرد آزما‘ مرد آفریں

ذرا اندازہ لگائیے کہ ابلیس اور موجودہ زمانے کی ابلیسی قوتیں آج آئینِ پیغمبر سے کس انداز میں پناہ طلب کر رہی ہیں۔ اس آئینِ پیغمبر کی ایک جھلک پیدا ہونے کی امید افغانستان میں پیدا ہوئی تھی کہ ابلیس کی ذریتِ معنوی امریکہ‘ اس کے حواریوں اور اس کے ایجنٹ مسلم حکمرانوں نے مل کر اپنی طرف سے اُس چراغ کو فوراً گُل کر دیا۔ صومالیہ میں اسلام پسندوں نے اپنے ملک کے امریکی ایجنٹوں کے خلاف علَمِ بغاوت بلند کیا تو پہلے مقامی فوج اور پھر ایتھوپیا کی فوج کے ذریعے انہیں کچل کر رکھ دیا گیا۔ ایتھوپیا کی فوج کی امریکہ نے خود تربیت کی ہے۔ رہی سہی کسر امریکہ کے طیاروں نے بمباری کر کے پوری کر دی۔

اس آئینِ پیغمبر کے اجزاء کیا ہیں۔ اوّلاً یہ حافظ ناموسِ زن ہے۔ ثانیاً مرد آزما اور ثالثاً مرد آفرین ہیں۔ اسلام کا معاشرتی نظام عورت کی عزت اور عصمت کا محافظ ہے۔ اس کے لیے اسلام نے تین پردے عطا کیے ہیں۔ پہلا پردہ مخلوط معاشرت کی نفی ہے۔ یعنی معاشرے میں اختلاطِ مرد و زن نہ ہو۔ مرد اور عورتیں الگ الگ دائرہ کار میں رہیں۔ آج جو یہ تصور ہے کہ مرد اور عورت شانہ بشانہ ہونے چاہئیں یہ تصور اسلام کی ضد ہے۔ عورت کے لیے دوسرا پردہ گھر کے اندر کا ہے اور اس میں عورت محرم مردوں کے سامنے اپنے چہرے کی ٹکیا اور ہاتھ پاؤں کھلے رکھ سکتی ہے مگر اس کے علاوہ پورے جسم کو ڈھانپ کر رکھے۔ تیسرا پردہ گھر سے باہر کا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ عورت برقعہ یا کسی بڑی چادر کے ذریعے آنکھوں کے علاوہ اپنا پورا جسم ڈھانپ کر رکھے۔ اس پردے کو چھوڑنے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بے راہ روی کا دور دورہ ہے۔ عالمِ کفر ان پردوں کا خاتمہ کر کے عورت کو گھر سے باہر نکالنا چاہتا ہے اور آج اس مقصد میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہو چکا ہے۔

آئینِ پیغمبر کی ایک دوسری خصوصیت یہ ہے کہ گھر کی معاش کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ یہ ذمہ داری عورت پر نہیں ڈالی گئی۔ شادی ہوگی تو حق مہر بھی مرد ادا کرے گا۔ شادی کی واحد دعوتِ طعام ''ولیمہ'' بھی لڑکے والوں کی ذمہ داری ہے۔ شادی کے موقع پر لڑکی والوں کی جانب سے کسی دعوتِ طعام کا اسلام میں تصور نہیں ہے۔ مرد آفریں یعنی ملکی دفاع بھی مردوں کی ذمہ داری ہے‘ اور یہ صرف استثنائی صورت میں ہوسکتا ہے کہ عورتیں بھی اس میں حصہ لیں۔

موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں‘ نے فقیرِ رہ نشیں

اسلام میں نہ کوئی انسان حاکم ہے اور نہ محکوم ہے‘ نہ کوئی آقا ہے اور نہ غلام ہے۔ حاکمِ مطلق اللہ ہے اور انسان ہونے کے ناطے تمام انسان برابر ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں ایک گورنر نے اپنے گھر کے باہر ڈیوڑھی بنا لی اور ایک دربان کھڑا کر دیا۔ خلیفۂ راشد کو جب اس کی خبر ملی تو گورنر کے نام ایک خط لکھا اور پیغام رساں کو روانہ کرتے ہوئے کہا کہ پہلے جاتے ہی ڈیوڑھی کو آگ لگانا اور پھر میرا خط گورنر کو تھمانا۔ اُس خط میں حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا تھا ''انسانوں کو ان کی ماؤں نے آزاد جنا ہے‘ تم نے انہیں غلام کب سے بنا لیا ہے؟'' یہ ہے حقیقی انسانی مساوات اور حقیقی جمہوریت‘ جو غلامی اور محکومی کے لیے موت کا پیغام ہے۔

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

آئینِ پیغمبرﷺ دولت کو تمام آلودگیوں اور گندگیوں سے پاک کرتا ہے۔ وہ آلودگیاں اور گندگیاں کیا ہیں؟ سب سے پہلے سود اور دوسرے نمبر پر جوا اور سٹہ ہیں۔ اسلام اپنے نظامِ معیشت میں مالداروں کو صدقات کی تلقین اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے‘ اور بتاتا ہے کہ انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی امانت ہے اور انسان جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے وہ محض اس کی محنت کا نتیجہ نہیں ہوتا‘ بلکہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل بھی شامل ہوتا ہے۔ فضل سے مراد وہ شے ہے جو کسی استحقاق کے بغیر عطا ہو‘ جبکہ اس کے برعکس اجرت اور اجر استحقاق کی بنیاد پر ملتے ہیں۔ بندۂ مومن کو کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اُسے جو کچھ ملا ہے وہ سب اس کی محنت یا ذہانت کا نتیجہ ہے‘ بلکہ وہ یہ خیال کرے کہ یہ اللہ کا فضل ہے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں

یعنی یہ کہ ؎

دہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں‘ تیری نہیں!
تیرے آبا کی نہیں‘ تیری نہیں‘ میری نہیں!

(جاری ہے)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

فرید اللہ مروت

ام المومنین سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی زوجہ محترمہ تھیں۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شوال 4ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی۔

نام ونسب

نام ہند، کنیت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا، قریش کے خاندان مخزوم سے تھیں۔ نسب نامہ یہ ہے: ہند بنت ابی امیہ سہل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ ماں کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن جذیمہ بن علقمہ بن جزل الطعان بن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ۔ والدہ کا تعلق بنو فراس سے تھا۔

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد ابو امیہ ایک دولت اور فیاض آدمی تھے۔ ان کی سخاوت کی شہرت چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ بیسوں لوگ ان کے دسترخوان سے کھانا کھاتے تھے۔ اگر کبھی سفر کرتے تو پورے قافلے کی خوراک اور دوسری ضروریات کی کفالت انہی کے ذمہ ہوتی۔ ان فیاضیوں کی بدولت لوگوں نے انہیں ''زادالراکب'' کا لقب دے رکھا تھا۔

پہلا نکاح

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ان کے چچازاد بھائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد سے ہوا۔ وہ نہایت سلیم الطبع نوجوان تھے۔ ابوسلمہؓ کا اصل نام عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی تھا۔ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہونے کے ساتھ آپؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ آپؐ، سیدنا حمزہؓ بن عبدالمطلب اور ابوسلمہؓ کو ابولہب کی کنیز ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔

اسلام

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے قبیلہ کی شدید مخالفت کے باوجود آغاز نبوت میں اسلام قبول کرلیا۔ دونوں میاں بیوی کو جنہیں سابقون الاولون بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سعید روحوں نے اسلام کی خاطر بڑی مصیبتیں اٹھائیں۔ لیکن جادۂ حق سے ان کے قدم ذرہ برابر بھی نہیں ڈگمگائے۔ کفار کی ایذارسانیوں کا سلسلہ دن بدن بڑھتا جارہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے دین اور جان کے بچاؤ کے لیے حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

ہجرت حبشہ

جب مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو ابوسلمہؓ اور ام سلمہؓ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عازم حبش ہوئے۔ وہاں سلمہ کی پیدائش ہوئی۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد واپس آگئے۔

ہجرت مدینہ

جب مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی تو ابوسلمہؓ اور ام سلمہؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا قصد کیا تو ام سلمہؓ کے خاندان بنومغیرہ نے گھیر لیا۔ انہوں نے کہا ابوسلمہؓ ''تو اکیلا جہاں جی چاہے جاسکتا ہے'' ام سلمہؓ اور بچے کو لے جانے کی اجازت نہیں۔

اتنے میں ابوسلمہؓ کے خاندان بنو عبدالاسد کے لوگ آپہنچے۔ انہوں نے ام سلمہؓ سے بچہ سلمہ چھین کر لے گئے۔ ام سلمہؓ بنو مغیرہ اور ان کا بچہ بنوعبدالاسد کے پاس تھے۔ گویا دین حق کی خاطر تینوں باپ، بیٹا اور بیوی جدائی مصیبتیں برداشت کررہے تھے۔ ام سلمہؓ شوہر اور بچے کی جدائی میں پورا ایک سال گریہ وزاری کرتی رہیں۔ آخر خاندان والوں نے اجازت دی۔

ام سلمہؓ نے اپنے لخت جگر کو گود لے کر اونٹ پر سوار ہوکر اکیلی مدینہ منورہ کا راستہ لیا۔ کلید بردار کعبہ عثمان بن طلحہ جو ابوسلمہؓ نے پوچھا کدھر کا ارادہ ہے؟ بتایا: مدینہ کا۔ پوچھا کوئی ساتھ ہے، سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا بس اللہ اور یہ بچہ۔ عثمان نے اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ منورہ کی طرف ساتھ روانہ ہوئے۔ جب قبا کی آبادی پر نظر پڑی تو عثمان نے کہا کہ آپؓ کے شوہر ادھر قیام پذیر ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ادھر روانہ ہوئیں اور عثمان نے مکہ کا راستہ لیا۔

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر اور جنگ احد میں حصہ لیا۔ جنگ احد میں ایک زہریلے تیر سے زخمی ہوا۔ ایک مہینہ علاج کے بعد زخم بظاہر ٹھیک ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سالار بنا کر بنو اسد کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ جب مدینہ واپس پہنچے تو زخم کھل گیا اور جمادی الآخر 4ھ کو وفات پاگئے۔

ایک دن ابوسلمہؓ نے ام سلمہؓ سے کہا کہ آج میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی جو میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ وہ یہ کہ جس شخص کو مصیبت پہنچے اور ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰھُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ ھٰذِہٖ، اَللّٰھُمَّ اخْلُفْنِيْ فِیْھَا بِخَيْرٍ مِّنْھَا)) (سنن ابوداؤد)

''اے اللہ میں تجھ سے اپنی اس مصیبت میں اجر کی امید رکھتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے اس کا نعم البدل عطا فرمانا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نزع میں عیادت کے لیے تشریف لائے تو اسی وقت روح نے جسم کا ساتھ چھوڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند لیں اور دعائے مغفرت فرمائی۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَھْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ))

''اے اللہ ابوسلمہؓ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے پس ماندگان کا حامی بن جا اور ہماری اور اس کی بخشش فرما۔ اے رب العالمین اور اس کی قبر کشادہ فرما اور اسے منور فرمادے۔''

ام سلمہؓ کے لیے شوہر کی وفات ایک بڑا حادثہ تھا۔

ام سلمہؓ کہتی ہے کہ مجھے ابوسلمہؓ سے بہتر یا ان جیسے شوہر کی امید نہ تھی۔ میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان سے بہتر جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا۔

حریم نبوت میں آمد

حضرت ابوسلمہؓ کی وفات کے وقت ام سلمہؓ حاملہ تھیں۔ وضع حمل کے بعد عدت گزر گئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن سیدہ نے انکار کیا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی پیغام بھیجا لیکن انہیں بھی انکار کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے چند عذر پیش کیے۔

(1) میں بہت غیرت مند ہوں (سوکنوں کے ساتھ رہنا مشکل ہوجائے گا۔) (2) میں عیال دار ہوں۔ (3) میری عمر زیادہ ہے۔ (4) میرا کوئی ولی بھی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(1) جہاں تک مزاج میں غیرت زیادہ ہونے کا تعلق ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تمہاری غیرت والی بات جاتی رہے گی۔ (2) بچوں کی پرورش اللہ اور رسولؐ کے ذمہ ہے۔ (3) میری عمر تم سے زیادہ ہے۔ (4) تمہارا کوئی ولی میرے ساتھ رشتہ ہوجانے کی مخالفت نہیں کرے گا۔

شوال 4ھ کو نکاح ہوا۔ نکاح کے وقت آپؓ کی

عمر 45 سال تھی اور حضور ﷺ کی عمر 57 سال تھی۔
حضور ﷺ نے مہر میں انہیں ایک چکی، ایک گھڑا، ایک پیالہ، ایک رکابی اور چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ام سلمہ ؓ کو سیدہ زینب بنت خزیمہ، کے حجرے میں لے آئے جس کا 6 مہینے پہلے انتقال ہوا تھا۔ شب عروسی میں رات کے آخری پہر اپنے ہاتھ سے جو پیسے اور چکنائی ملا کر مالیدہ تیار کیا۔ حضور ﷺ کو پیش کیا اور خود بھی کھایا۔

عزت افزائی

سرکار دو عالم ﷺ کئی معاملات میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ ؓ کی عزت افزائی فرماتے تھے۔ نبی کریم ﷺ عصر کے وقت ایک ایک بیوی کے پاس جاتے تو سب سے پہلے ام سلمہ ؓ کے پاس جاتے۔

آیۂ تطہیر کا مقام نزول

آیۂ تطہیر: ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (الاحزاب)

یہ آیت ام المومنین سیدہ ام سلمہ ؓ کے گھر میں نازل ہوئی تھی جو سیدہ ؓ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

فضل وکمال

اگرچہ تمام ازواج مطہرات علمی حیثیت سے بلند مرتبہ کی حامل تھیں۔ محمود بن لبید فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات احادیث نبوی ؐ کا مخزن تھیں تاہم حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ام سلمہ ؓ کا ان میں کوئی حریف ومقابل نہ تھا۔''

علمی ذوق

ام سلمہ ؓ نے حضور ﷺ کی مصاحبت کو غنیمت جانا اور برابر آپ ؐ کے ملفوظات اور ارشادات کو محفوظ کرتی رہیں اور آپ ؐ سے سوالات کر کے اپنے علم کو پروان چڑھاتی رہیں۔ پھر حاصل شدہ علم کی نشرواشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ ؓ کو حضور اقدس ﷺ سے حدیث سننے کا بے حد شوق تھا۔

عادات واخلاق

ام المومنین سیدہ ام سلمہ ؓ ثقاہت وفقاہت اور اخلاق ومروت کے اعتبار سے بھی ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ سیدہ ؓ نے ایک مرتبہ ایک ہار زیب تن فرمایا جس میں سونے کا کچھ حصہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ناپسند فرمایا، سیدہ ؓ نے آپ ؐ کی خوشنودی کی خاطر وہ ہار اتار کر توڑ دیا۔

حضور ﷺ سے محبت

حضرت ام سلمہ ؓ حضور ﷺ کے آرام کا بہت خیال رکھتیں تھیں۔ اپنا غلام حضرت سفینہ ؓ اس شرط پر آزاد کیا کہ جب تک حضور ﷺ زندہ رہیں تم ان کی خدمت کرو گے۔ اپنا بچھونا حضور ﷺ کی جانماز کے ساتھ بچھاتی تھی تا کہ حضور ﷺ سامنے رہیں۔ 11ھ میں جب حضور ﷺ بیمار ہو کر حضرت عائشہ ؓ کے مکان میں منتقل ہو گئے تو ام سلمہ ؓ اکثر آپ ؐ کے پاس جایا کرتی تھیں۔ (مسند احمد) حضور ﷺ کے موئے مبارک اپنے پاس رکھے تھے جن کی وہ لوگوں کو زیارت کراتی تھیں۔

زہد وقناعت

ام سلمہ ؓ بہت فیاض تھیں اور دوسروں کو فیاضی کی ترغیب دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ چند فقراء جن میں عورتیں بھی تھیں، ان کے گھر آئے اور سوال کیا۔ ام الحسن بیٹھی تھی انہوں نے ڈانٹا لیکن ام سلمہ ؓ نے کہا کہ ہمیں یہ حکم نہیں ہے اور لونڈی سے کہا کہ ان کو کچھ دے کر رخصت کرو۔ کچھ نہ ہو تو ایک ایک چھوہارا ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔ (استیعاب 803/2)

زیارت جبریل علیہ السلام

ایک مرتبہ نزولِ حجاب سے پہلے حضور ﷺ حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور باتیں کرتے رہے۔ ان کے جانے کے بعد آپ ؐ نے پوچھا ''ان کو جانتی ہو؟ بولیں دحیہ تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (مسلم)

کثرت عبادت

حضرت ام سلمہ ؓ کو عبادت الٰہی سے بڑا شغف تھا۔ ہر مہینے میں تین روزے بالالتزام رکھتی تھیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پابند

ام سلمہ ؓ امر ونواہی کی بڑی پابند تھیں۔ نماز کے اوقات میں بعض امراء نے تغیر وتبدل کیا۔ یعنی مستحب اوقات چھوڑ دیئے تو حضرت ام سلمہ ؓ نے ان کو تنبیہ کی۔ اپنے بھتیجے کو نماز میں سجدہ میں مٹی جھاڑ سے منع کیا۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کی رمضان میں غسل جنابت کے فتویٰ کے بارے میں اصلاح کی۔

مرویات حدیث

حضرت ام سلمہ ؓ سے 378 حدیثیں مروی ہیں۔ بخاری ومسلم میں ان سے 29 روایات مروی ہیں، 13 احادیث متفق علیہ ہیں۔ روایت حدیث کے اعتبار سے امہات المومنین میں صرف سید عائشہ ؓ ان سے آگے نظر آتی ہیں۔ سیدہ ام سلمہ ؓ نے احادیث کو زبانی یاد کیا۔

قاریہ قرآن

حضرت ام سلمہ ؓ قرآن کی قراءت نہایت عمدہ طریقے سے کرتی تھیں اور آپ ؓ کی قراءت حضور ﷺ کی قراءت سے مشابہت رکھتی تھی۔ ایک دفعہ کسی نے نبی کریم ﷺ کی قراءت کے متعلق پوچھا تو بولیں کہ آپ ؐ ایک ایک آیت الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔

جہاد میں شرکت

حضرت ام سلمہ ؓ نے دیگر امہات المومنین کی طرح جنگوں میں بھی حصہ لیا کرتی تھیں۔ آپ ؓ نے مختلف غزوات اور سریوں جیسے غزوۂ مریسیع، خیبر، حدیبیہ، خندق، فتح مکہ اور حنین میں پیغمبر اکرام ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ آپ ؓ ہر ماہ ''جنگ احد'' کے مقام پر تشریف لے جاتیں اور شہداء احد کے اوپر سلام بھیجتی تھیں۔

پردے کا حکم

آیت حجاب نازل ہونے سے پہلے ازواج مطہرات بعض دور کے اعزہ واقارب کے سامنے آیا کرتی تھیں۔ اس کے بعد پردے کا حکم نازل ہوا۔ حضرت ابن مکتوم ؓ قبیلہ قریش کے ایک معزز نابینا صحابی اور مسجد نبوی ؐ کے مؤذن تھے۔ ایک دن آئے حضور ﷺ کے پاس ام سلمہ اور حضرت میمونہ ؓ بیٹھی تھیں تو حضور ﷺ نے دونوں سے پردے کا کہا۔ دونوں بولیں وہ تو نابینا ہے۔ فرمایا تم تو نابینا نہیں۔ تم تو نہیں دیکھتی ہو۔ اس واقعہ میں آج کل کی ماؤں، بہنوں کے لیے سبق ہے جو بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔

اولاد

حضرت ام سلمہ ؓ کی نبی کریم ﷺ سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ البتہ پہلے خاوند سیدنا ابوسلمہ ؓ سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ (1) سلمہ (2) عمر (3) درہ (4) زینب۔

وفات

سید ام سلمہ ؓ نے ماہِ شوال 59 ہجری میں 84 سال کی عمر میں وفات پائی۔ سیدنا ابوہریرہ ؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔

دعائے مغفرت — إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ ملتان، ممتاز آباد کے رفیق جناب فرحان عباس کی ساس وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0308-8606913

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا وَاَدْخِلْهَا
فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهَا حِسَابًا يَسِيْرًا

Not an Object: On Sexualization and Exploitation of Women and Girls

The objectification and sexualization of girls in the media is linked to violence against women and girls worldwide.

Every 10 minutes, somewhere in the world, an adolescent girl dies as a result of violence. Nearly one in five girls is sexually abused at least once in her life. In the United States, 18 percent of girls report that by age 17 they have been victims of a sexual assault or abuse at the hands of another adolescent. When women and girls are repeatedly objectified and their bodies hypersexualized, the media contributes to harmful gender stereotypes that often trivialize violence against girls.

A report by the American Psychological Association (APA) on the sexualization of girls in the media found that girls are depicted in a sexual manner more often than boys; dressed in revealing clothing, and with bodily postures or facial expressions that imply sexual readiness. In a study of print media, researchers at Wesleyan University found that on average, across 58 different magazines, 51.8 percent of advertisements that featured women portrayed them as sex objects. However, when women appeared in advertisements in men's magazines, they were objectified 76 percent of the time.

Social media has "amplified age-old pressures for teenage girls to conform to certain sexualized narratives," according to a study published by The American Journal of Psychiatry. The study examined the sexting habits of teens and found that between 10 percent and 25 percent of adolescents surveyed had sent sexts — photos or texts of a sexual nature — and 15 percent to 35 percent had received sexts.

Hypersexualized models of femininity in the media affect the mental, emotional and physical health of girls and women on a global scale. Consequences of hypersexualization for girls and women include anxiety about appearance, feelings of shame, eating disorders, lower self-esteem and depression. Sexual objectification contributes to harmful gender stereotypes that normalize violence against girls. All too often, the media sends the message that girls should be pretty, not powerful; noticed, not respected. And this is incredibly harmful, not just to a girl and her development, but to our culture at large.

Source: ***Summarized and adapted version of a report by Jaimee Swift and Hannah Gould; published by UNICEF USA.***

TANZEEM-E-ISLAMI

Press Release: 09 October 2020

"PEMRA ought to take practical measures against the promotion of indecency and profanity in the media."

Lahore (PR): "PEMRA ought to take practical measures against the promotion of indecency and profanity in the media."

This was said by the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, in a statement. He said that PEMRA is merely resorting to giving 'advice' and 'pleading' to the media to stop promoting indecency and profanity, despite the fact that PEMRA is a state-backed regulatory institution and, hence, it ought to legally censure and ban all such media houses and other sources, with the full force of the law, that are involved in destroying the moral values of our nation for the sake of petty

worldly gains. He said that due to these half-baked 'actions' of PEMRA, the media is getting increasingly bold and crossing all limits in promoting indecency and profanity. He said that Allah *(SWT)* has delivered a stern warning in the Holy Qur'an to those guilty of promoting vulgarity, indecency and profanity, and notified those guilty of the crime of the most awful punishment. He remarked that the situation has reached such a tipping point today that even UNICEF, a body of the West, has been forced to state in a recent report that the reason for increased sexual violence and crimes in the world is the promotion, advocacy and open exhibition of indecency and profanity in the media. The Ameer concluded by asserting that Islam declares Modesty to be an integral part of Faith, therefore, in a country like Pakistan, which was created on the basis of Islam and it is written in the constitution of Pakistan that Islam is the official religion of the state, if the rulers do not take practical punitive action against the proliferation of profanity, vulgarity and indecency, then they would be considered to have acted with deliberate criminal negligence in this world and in the Hereafter.

Issued by

Ayub Baig Mirza

Markazi Nazim of the Press and Publications Section

Tanzeem e Islami, Pakistan

Editor's Note: ***English translation of the Press Release issued by Tanzeem-e-Islami on Friday, 9 October 2020.***

تعارف وتبصرہ کتاب

نام کتاب : میری جاں، شاہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف وترتیب : احمد علی محمودی، ناشر: ندائے امت پبلی کیشنز، لاہور

فون : 0305-8280905

وٹس ایپ : 0316-4952433

صفحات : 80 قیمت : 100 روپے

احمد علی محمودی زمانہ طالب علمی سے ہی تصنیف وتالیف کے میدان میں ہیں۔ ان کی مرتب کردہ نئی کتاب ''میری جاں، شاہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے۔ کتاب کا انتساب خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام ہے۔ اس حوالہ سے تحریر ہے کہ ''اگر ان ؓ کی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں پوری اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو رکھا جائے تو یقینا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کا پلڑا جھک جائے گا''۔

کتاب کے آغاز میں ''احمد علی محمودی: شخصیت، تعارف وخدمات'' کے عنوان سے مرتب کا تعارف موجود ہے۔ کتاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چند خوبصورت مضامین کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ یعنی: محبوب کائنات سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جھلک، شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انقلابی کردار، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عجیب واقعہ اور گھریلو زندگی اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مضامین کا انداز آسان فہم، ادبی اور تعلیمی وتربیتی ہے۔ ہر مضمون کے اختتام پر نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں حضرت حسان بن ثابت ؓ، حضرت شیخ سعدیؒ، علامہ اقبالؒ اور مظفر وارثی کا نعتیہ کلام موجود ہے۔ خالی جگہ کو اقوالِ زریں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی پشت پر ادارے کی دیگر کتب کا اشتہار موجود ہے۔

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں | تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور — اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ نومبر 2020ء — ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ

مشمولات

☆ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ — ایوب بیگ مرزا

☆ اخلاقیات کے میدان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِتمامی اور تکمیلی شان کا اصل مظہر: عدل واعتدال — ڈاکٹر اسرار احمدؒ

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مَکارمِ اَخلاق — پروفیسر حافظ احمد یارؒ

☆ نبیِ اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیتِ مُعلّم — ارسلان اللہ خان

☆ ختمِ نبوّت کا ایک تکمیلی پہلو: ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا کردار — انجینئر مختار فاروقی

☆ انسان کی حیاتِ معنوی کے لیے نماز کی اہمیت اور تاثیر — پروفیسر عبداللہ شاہین

☆ اسلام میں عورت کا سماجی مقام ومرتبہ — سحر اسامہ

☆ نیا اُبھرتا ہوا فتنہ: ''مسلم صہیونیت'' — رضی الدین سیّد

☆ ماں باپ کا مقام ومرتبہ — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 100 ☆ قیمت فی شمارہ: 40 روپے ☆ سالانہ زرتعاون (اندرون ملک) 400 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

﴿وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰكُمْ﴾

تنظیمِ اسلامی

کا سالانہ

کُل پاکستان اجتماع

20 21 22

نومبر 2020

(بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار)

بمقام **مرکزی اجتماع گاہ، بہاولپور**

منعقد ہو رہا ہے (ان شاء اللہ العزیز)

((اَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ، اَللّٰہُ اَمَرَنِی بِهِنَّ: بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِی سَبِيْلِ اللّٰہِ)) (مسند احمد)

”میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے: یعنی جماعت کا، سننے کا، ماننے کا، ہجرت کا اور اللہ کی راہ میں جہاد کا“

لہٰذا رضائے الٰہی کے حصول کے لیے بیعت سمع و اطاعت کے مسنون بندھن میں منسلک رفقاء بھرپور شرکت کریں۔

تفصیلات کے لیے اپنے مقامی نظم سے رجوع کیجیے!

المعلن: ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی فون: 78-35473375(042)

Vol. 29 Regd. C.P.L NO. 114 No.37

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

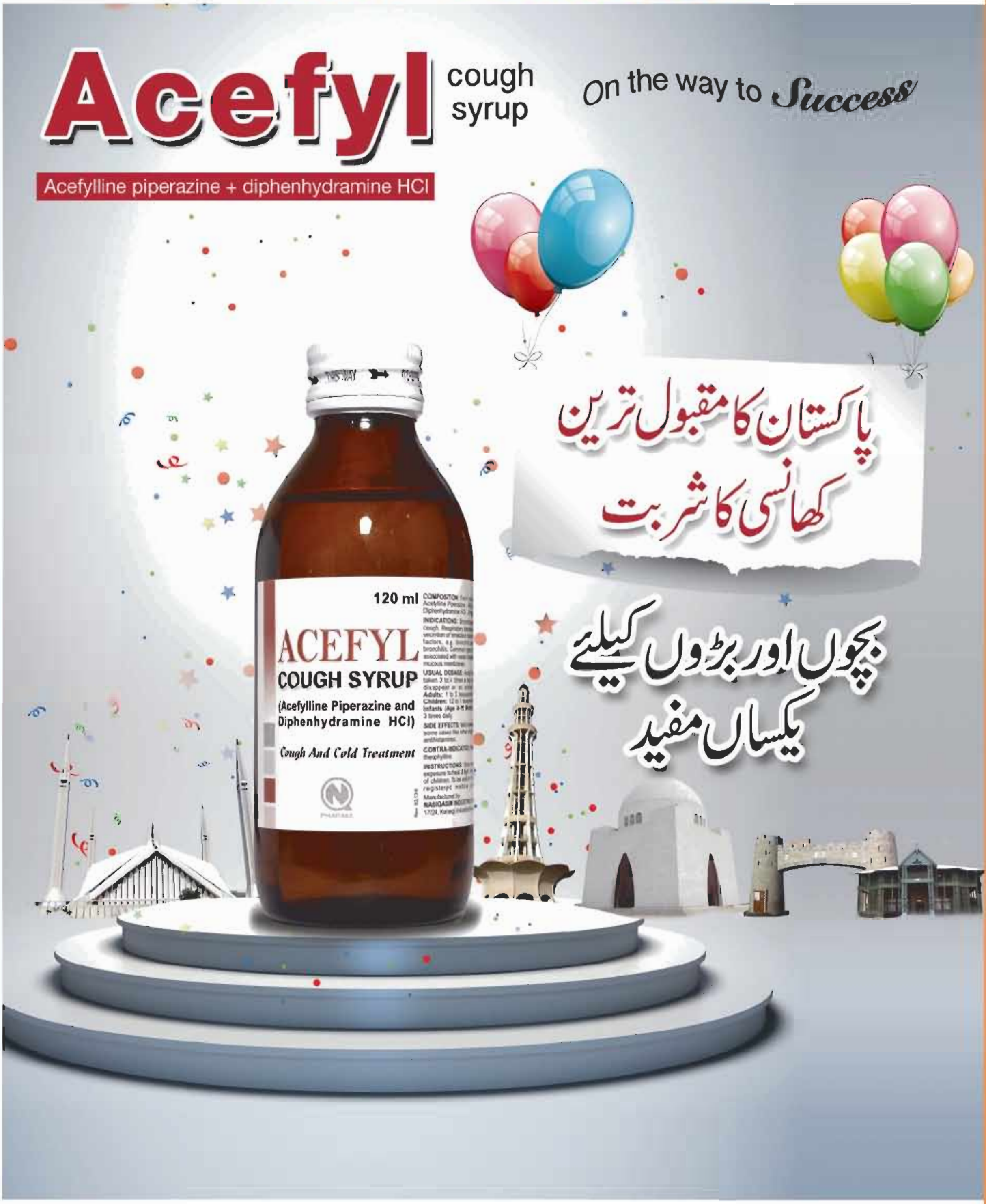

PHARMA

NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your Health our Devotion